ایک سو
قرآنی فارمولے

اطمینانِ قلب، سکون، رحمت، جنت، قربِ الٰہی، محبت، بھلائی، کامیابی، غلبہ، رزق، برکت، نیکی، نصرتِ الٰہی، صراطِ مستقیم، ہدایت، نعمتوں کی بقاء و اضافہ، حسن عاقبت، نجات، سلامتی، شفاء، عزت وغیرہ حاصل کرنے کے وہ فارمولے جن کو قرآنِ مجید نے بیان کیا ہے۔

مؤلف
مولانا غیاث احمد رشادی

ناشر
رشادی پبلشرز
متصل مسجد الفلاح، واحد نگر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد-500036
ویب سائٹ : www.payaamerashadi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک سو

قرآنی فارمولے

اطمینانِ قلب، سکون، رحمت، جنت، قربِ الٰہی، محبت، بھلائی، کامیابی، غلبہ، رزق، برکت، نیکی، نصرتِ الٰہی، صراطِ مستقیم، ہدایت، نعمتوں کی بقاء واضافہ، حسنِ عاقبت، نجات، سلامتی، شفاء، عزت وغیرہ حاصل کرنے کے وہ فارمولے جن کو قرآنِ مجید نے بیان کیا ہے۔

مؤلف:

مولانا غیاث احمد رشادی

ناشر

رشادی پبلشرز۔ متصل مسجد الفلاح، واحد نگر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد۔500036

ویب سائٹ: www.payaamerashadi.org

مصنف کی جانب سے تحریری اجازت کے بعد اس کتاب کی اشاعت کی جاسکتی ہے۔

نام کتاب : مفید قرآنی فارمولے

نام مؤلف : مولانا غیاث احمد رشادی

تاریخ اشاعت : ماہ رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ م جون ۲۰۱۸ء

تعداد اشاعت : ایک ہزار

طابع وناشر : رشادی پبلشرز

ایڈیشن : پہلا

قیمت : پچاس روپے (50 Rupees)

پتہ : رشادی پبلشرز
متصل مسجد الفلاح، واحد نگر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد۔

فون : 8790157328, 9394419871

ویب سائٹ : www.payaamerashadi.org

مولانا غیاث احمد رشادی کی تمام تصنیفات کو اس ویب سائٹ پر دیکھئے:

www.payaamerashadi.org

ملنے کا پتہ

رشادی پبلشرز:

متصل مسجد الفلاح، واحد نگر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد۔500036

فون نمبر: 8790157328, 9394419871

فہرست

وجہ تالیف ۶
۱۔ اطمینانِ قلب کا فارمولہ ۸
۲۔ اللہ کی رحمتیں پانے کا فارمولہ ۸
۳۔ اللہ کی لعنت سے بچنے کا فارمولہ ۱۲
۴۔ حصولِ جنت کا فارمولہ ۱۳
۵۔ اللہ تعالیٰ کی قربت پانے کا فارمولہ ۱۵
۶۔ حصولِ توبہ کا فارمولہ ۱۶
۷۔ اللہ کی محبت پانے کا فارمولہ ۱۷
۸۔ دنیا اور آخرت کی بھلائی پانے کا فارمولہ ۲۰
۹۔ رب کی مرضی پانے کا فارمولہ ۲۰
۱۰۔ صدقہ کی مقبولیت کا فارمولہ ۲۱
۱۱۔ عذاب سے بچنے کا فارمولہ ۲۲
۱۲۔ گناہوں کے مٹ جانے اور
جنت میں جانے کا فارمولہ ۲۳
۱۳۔ صراطِ مستقیم کے حصول کا فارمولہ ۲۵
۱۴۔ دنیا میں غالب رہنے کا فارمولہ ۲۶
۱۵۔ کامیابی حاصل کرنے کا فارمولہ ۲۶
۱۶۔ حصولِ خیر کا فارمولہ ۳۳
۱۷۔ خوف اور حزن سے بچنے کا فارمولہ ۳۴
۱۸۔ متقی بننے کا فارمولہ ۳۷
۱۹۔ توبہ کی قبولیت کا فارمولہ ۳۹
۲۰۔ ازدواجی زندگی کو کامیاب بنانے کا فارمولہ ۴۰
۲۱۔ غلطی سے بچنے کا فارمولہ ۴۱
۲۲۔ 'انسانیت کی بنیاد پر انصاف' کا فارمولہ ۴۲
۲۳۔ جنت میں انبیاء کی رفاقت پانے کا فارمولہ ۴۲
۲۴۔ اپنا کام بنانے کا فارمولہ ۴۲
۲۵۔ قبولیتِ اعمال کا فارمولہ ۴۳
۲۶۔ ساری انسانیت کو حیات بخشنے کا فارمولہ ۴۳
۲۷۔ قصاص میں زندگی کا فارمولہ ۴۳
۲۸۔ چوری کو معاشرہ سے ختم کرنے کا فارمولہ ۴۳
۲۹۔ رزق کے حصول کا فارمولہ ۴۴
۳۰۔ اسلام میں پورے کے پورے
داخل ہونے کا فارمولہ ۴۵
۳۱۔ قیامت کے دن کی برتری کے
حصول کا فارمولہ ۴۵
۳۲۔ ایک کے بدلہ سات سو گنا اجر
حاصل کرنے کا فارمولہ ۴۵
۳۳۔ اللہ تعالیٰ کے ہمیں یاد کرنے کا فارمولہ ۴۵

۳۴۔ دھوکہ سے بچنے کا فارمولہ ۴۶
۳۵۔ مال بڑھانے کا فارمولہ ۴۶
۳۶۔ نیکی حاصل کرنے کا فارمولہ ۴۷
۳۷۔ بہترین امت بننے کا فارمولہ ۴۷
۳۸۔ صالح بننے کا فارمولہ ۴۷
۳۹۔ دشمن کی تدبیروں سے محفوظ رہنے کا فارمولہ ۴۸
۴۰۔ نصرتِ الٰہی کا فارمولہ ۴۸
۴۱۔ اللہ کے محبوب بننے کا فارمولہ ۴۸
۴۲۔ لوگوں کو اپنے سے قریب کرنے کا فارمولہ ۴۹
۴۳۔ عقلمند بننے کا فارمولہ ۴۹
۴۴۔ دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچنے کا فارمولہ ۵۰
۴۵۔ دوزخ سے بچنے کا فارمولہ ۵۱
۴۶۔ مستقبل کے کاموں کی تکمیل کا فارمولہ ۵۱
۴۷۔ اللہ کے عہد سے مستفید ہونے کا فارمولہ ۵۲
۴۸۔ نقصان سے بچنے کا فارمولہ ۵۲
۴۹۔ اللہ تعالیٰ کی مدد پانے کا فارمولہ ۵۳
۵۰۔ گناہوں کی بخشش کا فارمولہ ۵۵
۵۱۔ حقوق اللہ میں کوتاہی کے ازالہ کا فارمولہ ۵۶
۵۲۔ گمراہی سے بچنے کا فارمولہ ۵۶
۵۳۔ دین کی تحقیر سے اپنے آپ کو بچانے کا فارمولہ ۵۷
۵۴۔ سکون کے حصول کا فارمولہ ۵۷
۵۵۔ بلند درجات پانے کا فارمولہ ۵۸
۵۶۔ ہدایت کے حصول کا فارمولہ ۵۹
۵۷۔ قبولیتِ دعاء کا فارمولہ ۶۰
۵۸۔ برکتوں کے حصول کا فارمولہ ۶۰
۵۹۔ بہترین وعدہ کے پورا ہونے کا فارمولہ ۶۰
۶۰۔ اپنا حقیقی نائب بنانے کا فارمولہ ۶۱
۶۱۔ حق و باطل کے درمیان امتیاز کی صلاحیت کا فارمولہ ۶۱
۶۲۔ نعمتوں کی بقاء کا فارمولہ ۶۱
۶۳۔ راحت کی زندگی کا فارمولہ ۶۲
۶۴۔ موسلا دھار بارش کا فارمولہ ۶۳
۶۵۔ ربانی قوت کے حصول کا فارمولہ ۶۳
۶۶۔ ہلاکت سے بچنے کا فارمولہ ۶۴
۶۷۔ غلہ کی حفاظت کا فارمولہ ۶۴
۶۸۔ اجنبی شہر میں بحفاظت داخل ہونے کا فارمولہ ۶۵
۶۹۔ قوم کی حالت بدلنے کا فارمولہ ۶۵

۷۰۔ بہترین انجام کے حصول کا فارمولہ	۶۵	۸۷۔ حصولِ مغفرت کا فارمولہ	۷۲
۷۱۔ نعمتوں میں اضافہ کا فارمولہ	۶۶	۸۸۔ حالت درست کرنے کا فارمولہ	۷۲
۷۲۔ نجات پانے کا فارمولہ	۶۶	۸۹۔ دوسروں کو مصیبت میں ڈالنے سے	
۷۳۔ محبت پانے کا فارمولہ	۶۶	بچنے کا فارمولہ	۷۲
۷۴۔ سلامتی کا فارمولہ	۶۷	۹۰۔عزت کے حصول کا فارمولہ	۷۳
۷۵۔ کسی مقام پر کامیابی کے ساتھ		۹۱۔ مصیبت سے نکلنے کا فارمولہ	۷۳
اترنے کا فارمولہ	۶۷	۹۲۔ اللہ کے ہمارے لئے	
۷۶۔ تنگدستی کو مالداری سے بدلنے کا فارمولہ	۶۷	کافی ہو جانے کا فارمولہ	۷۳
۷۷۔ خلافتِ ارضی کا فارمولہ	۶۸	۹۳۔ نفس کو پامال کرنے کا فارمولہ	۷۳
۷۸۔ دنیا میں بہترین ٹھکانہ حاصل کرنے		۹۴۔ آسان راستہ کی توفیق پانے کا فارمولہ	۷۴
کا فارمولہ	۶۸	۹۵۔ اعمال کو درست کرنے کا فارمولہ	۷۴
۷۹۔ حصولِ شفاء کا فارمولہ	۶۹	۹۶۔ نقصان سے پاک تجارت کا فارمولہ	۷۴
۸۰۔ دعوتِ دین کا فارمولہ	۶۹	۹۷۔ گہری دوستی پانے کا فارمولہ	۷۵
۸۱۔ ملامت زدہ اور حسرت زدہ ہونے سے		۹۸۔ بستیوں کو تباہی سے بچانے کا فارمولہ	۷۵
بچنے کا فارمولہ	۶۹	۹۹۔ ہلاکت میں ڈالنے سے اپنے آپ کو	
۸۲۔ دوسروں کی تکلیف سے بچنے کا فارمولہ	۷۰	بچانے کا فارمولہ	۷۶
۸۳۔ ماشاءاللہ کا فارمولہ	۷۰	۱۰۰ نماز اور ذکر سے محرومی سے اپنے	
۸۴۔ کسی بھی کام میں پائیداری کا فارمولہ	۷۰	آپ کو بچانے کا فارمولہ	۷۶
۸۵۔ سیأت کو حسنات میں			
تبدیل کرنے کا فارمولہ	۷۱	☆☆☆	
۸۶۔ بادشاہوں کے ضرر سے بچنے کا فارمولہ	۷۱		

وجہ تالیف

قرآنِ مجید میرا موضوع ہے‘ مجھے اللہ کی اس مقدس اور پیاری کتاب سے متعلق کسی بھی قسم کی خدمت سے دلچسپی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے اپنی ایک سو سے زائد تصانیف میں سب سے پہلی اور سب سے ضخیم تصنیف جو لکھی وہ ’روحِ قرآن‘ ہے جو مضامینِ قرآن کا انسائیکلو پیڈیا ہے جس میں ایمانیات‘ عبادات‘ اخلاق‘ معاملات‘ معاشرت و متفرقات سے متعلق تمام ذیلی عنوانات کے تحت آیاتِ قرآنی کو جمع کیا ہے جو ایک ہزار تین سو ساٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔ الحمدللہ، دو ہزار کی تعداد میں یہ کتاب ایک ہی جلد میں ابھی حال ہی میں شائع ہو چکی ہے۔ قرآنِ مجید کی روشنی میں دیگر کئی کتابیں بھی احقر نے تصنیف کی ہیں۔ سیرتِ طیبہ ﷺ قرآنِ حکیم کی روشنی میں جس کا عربی زبان میں السیرة النبویه فی ضوء القرآن الکریم کے نام سے ترجمہ بھی ہوا ہے جس پر دبئ کے وزارت اوقاف کے مفتی کبیر الدکتور احمد بن عبدالعزیز الحداد حفظہ اللہ نے تقریظ بھی تحریر فرمائی اور مسجد نبوی کے بزرگ امام الشیخ عبدالرحمٰن الحذیفی حفظہ اللہ نے اس کتاب کو دیکھ کر انت رجل نشیط (تم چست آدمی ہو) کا جملہ کہا اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ اس کے علاوہ نفع بخش قرآنِ مجید کی روشنی میں، قرآنِ مجید میں خواتین کے واقعات، قرآنِ مجید سے ہم کتنے قریب کتنے دور؟ وغیرہ متعدد تصنیفات و تالیفات قرآنِ مجید سے متعلق احقر کے قلم سے وجود میں آئی ہیں۔ بہرحال قرآنِ مجید سے خصوصی شفقت رہا ہے اور رہے گا انشاء اللہ۔ دعاء کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں بھی مجھ حقیر کو اس مقدس کتاب کی خدمت میں لگائے رکھے اور اس کتاب کو سمجھنے اور اس کے مطلب کو عام فہم انداز میں عوام الناس تک پہنچانے کی توفیق بخشے۔

میں نے قرآنِ مجید کے مطالعہ کے دوران غور کیا کہ جگہ جگہ ہماری کامیاب زندگی کے لئے مفید و نفع بخش فارمولے قرآنِ مجید نے بیان کئے ہیں۔خیال ہوا کہ اس پر بھی کچھ کام کیا جائے۔ تین سال قبل ماہِ رمضان کے موقع پر اس سلسلہ میں تھوڑا سا کام ہوا تھا مگر وہ وہیں رک گیا تھا، اس سال یعنی ۲۰۱۸ء م ۱۴۳۹ھ ماہِ رمضان المبارک میں احقر نے عزم کرلیا کہ یہ کام اس مہینہ میں ضرور مکمل کرلوں گا' چنانچہ قرآنِ مجید سے میں نے مفید اور نفع بخش فارمولے حاصل کئے۔ عنوانات اور ان سے متعلقہ مضامین کو دیکھ کر اس کی افادیت کا اندازہ ہر قاری کرسکتا ہے۔ہم اللہ سے رزق کے طلبگار ہوتے ہیں مگر یہ نہیں دیکھتے کہ رزق کے وہ کونسے اسباب اور فارمولے ہیں جن کو اختیار کرنے سے رزق ملتا ہے، جیسے وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجاً ○ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْراً (الطلاق: ۳) اس قسم کے فارمولوں کو احقر نے اس کتاب میں جمع کیا ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔امید ہے کہ قارئین اس کتاب کو رسمی طور پر پڑھ کر یونہی نہیں چھوڑ دیں گے بلکہ ان فارمولوں کو عملی طور پر اختیار کرتے ہوئے کامیابی' نجات' سلامتی' سکون' رزق' مغفرت' رحمت' قربِ الٰہی' رضائے الٰہی' غلبہ' خیر' قبولیت اعمال' رفاقتِ انبیاء' برکت' نصرتِ الٰہی' بلند درجات' نعمتوں کی بقاء' راحتِ حیات' محبت' شفاء وصحت' عزت ورفعت وغیرہ حاصل کریں گے۔قارئین سے درخواست ہے کہ جب بھی کسی فارمولے کے حصول کی کوشش کریں اور اس میں کامیاب ہوں تو احقر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ خود مجھے ان فارمولوں کو اپنی زندگی میں اختیار کرنے کی توفیق بخشے اور قارئین کو بھی اس سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔آمین

خادمِ قرآن

غیاث احمد رشادی

۲۷ / رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ

(۱) اطمینانِ قلب کا فارمولہ

(۱) أَلاَ بِذِكْرِ اللّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (الرعد:۲۸)

خبردار! اللہ کے ذکر سے قلوب کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

جولوگ یہ چاہتے ہیں کہ انکے دلوں کو اطمینان نصیب ہو وہ اس قرآنی فارمولہ پر عمل کریں اور ہمیشہ اللہ کا ذکر کرتے رہیں، یہی وہ ذکر ہے جس سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔

(۲) اللہ کی رحمتیں پانے کا فارمولہ

(۱) وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوفْ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الأَمَوَالِ وَالأنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ٥ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُواْ إِنَّا لِلّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعونَ ٥ أُولَـئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَـئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ (البقرة: ۱۵۷.۱۵۵)

اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے اور صبر کرنے والوں کو بشارت سنادو۔ کہ ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی عنایتیں ہیں اور خصوصی رحمت بھی ہے اور یہی سیدھے راستے پر ہیں۔

قرآنِ مجید نے اللہ تعالیٰ کی نوازشوں اور رحمتوں کو پانے کا جو فارمولہ دیا ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان مصیبتوں کے موقع پر صبر سے کام لیں اور اس حقیقت کو تسلیم کریں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم کو تھوڑی ہی ہمیشہ ہمیش اس دنیا میں رہنا ہے ہم کو تو اپنے اس رب کی طرف لوٹ کر ہی تو جانا ہے اس کے سوا لوٹ کر جانے کی کوئی جگہ بھی کہاں ہے؟ یہی وہ جذبۂ صادق ہے جو اللہ تعالیٰ کی نوازشوں اور رحمتوں کا حقدار بنادیتا ہے۔

(۲) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُواْ وَالَّذِينَ هَاجَرُواْ وَجَاهَدُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ أُوْلَـئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللّهِ وَاللّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (البقرة: ۲۱۸)

اور جو لوگ ایمان لائے اور اللہ کے لئے وطن چھوڑ گئے اور کفار سے جنگ کرتے رہے وہی اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا ہے رحمت کرنے والا ہے۔

اللہ کی رحمت کی امید رکھنے والوں کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے ایمان کی بقاء کیلئے ضرورت پڑنے پر اپنا وطن چھوڑ دیتے ہیں اور دینِ اسلام کی سربلندی کیلئے اللہ کی راہ میں جہاد بھی کرتے ہیں' یہ دو اعمال وہ خصوصیت رکھتے ہیں کہ ان دو اعمال کی وجہ سے اللہ کی رحمت کے وہ مستحق ہوجاتے ہیں۔ اللہ کی رحمت کو پانے کے یہ دو فارمولے اس آیت میں بیان کئے گئے ہیں ایک ہجرت دوسرے جہاد۔

(۳) وَأَطِيْعُواْ اللّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (آلِ عمران: ۱۳۲)

اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔

قرآنِ مجید نے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو پانے کا یہ فارمولہ پیش کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جائے۔

(۴) وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلاَةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللّهَ وَرَسُولَهُ أُوْلَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّهُ إِنَّ اللّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (التوبة: ۷۱)

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں کہ اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے پیغمبر کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا بیشک اللہ غالب ہے حکمت والا ہے۔

مسلمانوں کا آپس میں خیر خواہ بن جانا، آپس میں ایک دوسرے کو بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اور نماز کو قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنا، یہ وہ کام ہیں جو اللہ کی رحمت کو کھینچ کر لاتے ہیں۔

(۵) وَمِنَ الأَعْرَابِ مَن يُؤْمِنُ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ قُرُبَاتٍ عِندَ اللّهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُولِ أَلا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ سَيُدْخِلُهُمُ اللّهُ فِي رَحْمَتِهِ (التوبة: ۹۹)

اور بعض دیہاتی ایسے ہیں کہ اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کو اللہ کے قرب اور پیغمبر کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ دیکھو یہ بات بلاشبہ ان کے لئے موجب قرب ہے۔ اللہ ان کو عنقریب اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔

اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان اور قربِ الٰہی نیز رسولِ رحمت کی دعاؤں کے حصول کی نیت سے راہِ خداوندی میں خرچ کرنا رب ذوالجلال کی رحمت کو پانے کا باعث ہے۔

(۶) وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (النور:۵۶)

اورنماز پڑھتے رہواورزکوٰۃ دیتے رہواورپیغمبر کے فرمان پر چلتے رہوتا کہ تم پر رحمت کی جائے۔

نماز کو قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور رسول کی اطاعت کرنا اللہ کی رحمت کو کھینچ کر لے آتا ہے۔

حصولِ رحمت کا فارمولہ نماز کو قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور رسول ﷺ کی اطاعت کرنا ہے۔

(۷) لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (النمل:۴۶)

کیوں نہ اللہ سے معافی چاہتے ہوشاید تم پر مہربانی کی جائے۔

اللہ کی رحمت کے حصول کا فارمولہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی جائے۔

(۸) وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (الحجرات:۱۰)

اورڈرو اللہ سے تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

رحمتِ الٰہی کے حصول کا فارمولہ تقویٰ کو اختیار کر لینا ہے۔

(۹) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُوراً تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (الحديد:۲۸)

مومنو! اللہ سے ڈرواوراس کے پیغمبر پر ایمان لاؤوہ تمہیں اپنی رحمت سے دُگنا اجر عطا فرمائے گا اورتمہارے لئے روشنی کردے گا جس میں تم چلو گے اورتم کو بخش دے گا اوراللہ بخشنے والا ہے مہربان ہے۔

رحمت کا دوہرا حصہ پانے کا فارمولہ یہ ہے کہ تقویٰ اختیار کیا جائے اور اللہ کے رسول ﷺ پر ایمان لایا جائے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس آیت میں ایمان والوں سے ان لوگوں کو خطاب کیا گیا ہے جو اہلِ کتاب تھے اور انبیاء بنی اسرائیل پر ایمان رکھتے تھے کہ اگر وہ ایمان لائیں گے تو ان کو دوہرا اجر عطا فرمایا جائے گا۔

(۱۰) وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللّهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (آلِ عمران:۱۰۷)

اور جن لوگوں کے منہ سفید ہوں گے وہ اللہ کی رحمت کے باغوں میں ہوں گے اور ان میں ہمیشہ رہیں گے۔

جولوگ یہ چاہتے ہیں کہ وہ آخرت میں اللہ کی رحمت کے سایہ میں رہیں' انکے لئے قرآنِ مجید یہ فارمولہ دیتا ہے کہ وہ آخرت میں اپنے چہروں کو روشن کرنے کی فکر کریں اور آخرت میں ان لوگوں کے چہرے روشن ہوں گے جن کے پاس ایمان ہوگا۔ قرآنِ مجید کی اس آیت سے پہلے اس حقیقت کو بتلایا گیا کہ **فاما الذین اسودت وجوھھم اکفرتم بعد ایمانکم** پس جن کے چہرے روز قیامت

کالے ہوں گے ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم نے ایمان لانے کے بعد پھر کفر کیا تھا۔ معلوم یہ ہوا کہ کفر سے چہرے کالے اور بے نور ہوں گے اور ایمان سے چہرے سفید، روشن اور نورانی ہوں گے۔

(۱۱) وَهٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (الانعام:۱۵۵)

اور ایک یہ کتاب قرآنِ مجید ہے ہم نے ہی اس کو بھی اتارا ہے جو برکت والی ہے اس لئے اس کی پیروی کرو اور نافرمانی سے بچو تا کہ تم پر اللہ کی رحمت ہو۔

اس آیت میں اللہ کی رحمت کو پانے کا فارمولہ یہ دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کتاب نازل کی ہے اس کی اتباع کی جائے اور نافرمانی سے گریز کیا جائے۔

(۱۲) إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ (الاعراف:۵۶)

بے شک اللہ کی رحمت نیک عمل کرنے والوں کے قریب ہی ہے۔

اللہ کی رحمت کے حصول کا فارمولہ یہ ہے کہ ہم نیک عمل کرنے والے بن جائیں۔

(۱۳) وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ (الاعراف:۱۵۶)

اور جو میری رحمت ہے وہ ہر چیز کو شامل ہے، میں اسکو ان لوگوں کے لئے لکھ دوں گا جو پرہیزگاری کرتے اور زکوٰۃ دیتے اور ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

رحمت کے حصول کا قرآنی فارمولہ یہ ہے کہ تقویٰ اختیار کیا جائے اور زکوٰۃ دی جائے اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان رکھا جائے۔

(۱۴) وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (الاعراف:۲۰۴)

اور جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

قرآنِ مجید کی جب تلاوت کی جائے تو ایسے وقت خاموشی اختیار کرنا اور غور سے اس قرآن کو سننا اللہ کی رحمت کا باعث ہے۔

(۱۵) اَلَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَّهُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ (الانفال:۴)

اور وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے نیک کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔ یہی سچے مومن ہیں اور ان کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں بڑے بڑے درجے ہیں اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

(۳) اللہ کی لعنت سے بچنے کا فارمولہ

(۱) إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَئِكَ يَلعَنُهُمُ اللّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ (البقرة: ۱۵۹)

جولوگ ہمارے حکموں کواور ہدایتوں کو جو ہم نے نازل کی ہیں کسی غرض فاسد سے چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم نے ان کولوگوں کے سمجھانے کے لئے اپنی کتاب میں کھول کھول کر بیان کردیا ہے ایسوں پر اللہ اور تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی لعنت اور ساتھ ہی لعنت کرنے والوں کی لعنت سے بچنے کا فارمولہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآنِ مجید کی آیتوں کو چھپایا نہ جائے بلکہ اس کی تمام آیتوں کو واضح طور پر لوگوں کے سامنے بیان کیا جائے اپنے دنیوی عارضی مفاد کی خاطر اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو چھپانا اللہ تعالیٰ کی لعنت اور لعنت کرنے والے لوگوں کی لعنت کا حقدار بنادیتا ہے۔

(۲) فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيْثَاقَهُمْ لَعنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً (المائدة:۱۳)

چنانچہ ان کے وعدہ خلافی کرنے کی وجہ سے ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور کردیا اور ان کے دل سخت کردیئے، بنی اسرائیل نے عہد کو توڑا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اللہ کی لعنت کا شکار ہو گئے۔

اس آیت سے یہ فارمولہ ملا کہ جو شخص اللہ کی لعنت سے بچنا چاہے اس کو چاہئے کہ وہ اللہ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرے۔

(۳) لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُواْ مِن بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُواْ يَعْتَدُونَ ○ كَانُواْ لاَ يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُواْ يَفْعَلُونَ (المائدة: ۷۹)

جولوگ بنی اسرائیل میں کافر ہوئے ان پر داوٗد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی۔ یہ اس لئے کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے تجاوز کئے جاتے تھے اور برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے۔ بلاشبہ وہ برا کرتے تھے۔

بنی اسرائیل پر اللہ کی لعنت کی وجہ یہ ہوئی کہ اس قوم نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور اس کے احکامات میں حد سے تجاوز کیا اور ایک دوسرے کو برائی سے نہیں روکا۔ معلوم یہ ہوا کہ اللہ کی لعنت سے بچنے کا فارمولہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی جائے اور حدودِ الٰہی کا لحاظ رکھا جائے اور ایک دوسرے کو برائی سے روکا جائے۔

(۴) حصولِ جنت کا فارمولہ

(۱) وَبَشِّرِ الَّذِين آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ (البقرة : ۲۵)

اوران لوگوں کو جو ایمان لے آئے اور نیک اعمال کئے اس بات کی خوشخبری دیجئے کہ ان کیلئے وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔

جولوگ جنت پانا چاہتے ہیں ان کیلئے حصولِ جنت کا فارمولہ یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے سچے اور پکے مومن بن جائیں اور اعمالِ صالحہ اختیار کریں۔ایمان اور عملِ صالح سے جنت حاصل کی جاسکتی ہے۔

(۲) وَالَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ أُولَـئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (البقرة: ۸۲)

اور جو ایمان لائیں اور نیک کام کریں وہ جنت کے مالک ہوں گے اور ہمیشہ اس میں عیش کرتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری آفاقی کتاب میں اس فارمولہ کو بار بار بیان کیا ہے کہ اگر واقعی جنت کو پانا ہو تو ایمان اور عملِ صالح کو اپنے دامن سے چھوٹنے نہ دو۔

(۳) إِن تَجْتَنِبُواْ كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلاً كَرِيماً (النساء: ۳۱)

اگر تم ان میں سے بڑے بڑے گناہوں سے بچتے رہو تو ہم تمہارے چھوٹے گناہوں کو معاف کردیں گے اور تم کو ایک معزز جگہ میں داخل کریں گے۔

اس آیت میں مُّدْخَلاً كَرِيماً سے جنت مراد ہے اور جنت کے حصول کا فارمولہ یہ ہے کہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچ جائے۔

(۴) وَلَقَدْ أَخَذَ اللّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَبَعَثْنَا مِنهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيباً وَقَالَ اللّهُ إِنِّي مَعَكُمْ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلاَةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنتُم بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللّهَ قَرْضاً حَسَناً لَّأُكَفِّرَنَّ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ فَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ (المائدة: ۱۲)

اور اللہ نے بنی اسرائیل سے اقرار لیا تھا اور ان میں ہم نے بارہ سردار مقرر کئے تھے اور اللہ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اگر تم نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے پیغمبروں پر ایمان رکھو گے اور ان کی مدد کرتے رہو گے اور اللہ کو قرضِ حسن دو گے تو میں تم سے تمہارے گناہ دور کردوں گا اور تم کو بہشتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ پھر جس نے اس کے بعد تم میں سے کفر کیا تو وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا۔

اللہ تعالیٰ نے جنت کے حصول کا ایک فارمولہ یہاں یہ دیا ہے کہ ہم نماز کو قائم رکھیں، زکوٰۃ دیں، اس کے رسولوں پر ایمان لائیں اور ان کو تقویت پہنچائیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کریں، ان کاموں کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو مٹادیں گے اور ہمیں جنت بھی عطا فرمائیں گے۔

(۵) إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْداً عَلَيْهِ حَقّاً فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُواْ بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (التوبة: ۱۱۱)

اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں اور اس کے عوض ان کے لئے بہشت تیار کی ہے۔ یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی اور مارے بھی جاتے ہیں۔ یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اسے ضرور ہے اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے؟ تو جو سودا تم نے اس سے کیا ہے اس سے خوش رہو اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

اپنی جان اور اپنے مال کو جب آدمی اللہ کو بیچ دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے جنت عطا کریں گے، تو جنت کو پانے کا فارمولہ یہ ہے کہ اپنی جان اور اپنے مال کو اللہ کی مرضی کے مطابق استعمال کیا جائے۔

(۶) وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (النساء: ۱۳)

اور جو شخص اللہ اور اس کے پیغمبر کی فرمانبرداری کرے گا اللہ اس کو بہشتوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

جنت میں داخل ہونے کا فارمولہ یہ ہے کہ آدمی اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرے۔
جو کوئی اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۵) اللہ تعالیٰ کی قربت پانے کا فارمولہ

(۱) إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ (البقرة: ۱۵۳)

بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اس مختصر سے جملہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بہت بڑی حقیقت سمجھائی ہے جس میں بندے کیلئے بہت بڑی نعمت موجود ہے' دنیا کا کوئی بڑا عہدیدار کسی ادنیٰ انسان سے یہ کہہ دے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تو وہ کس قدر خوش ہو جائے گا۔ خدا کی قسم اس سے بڑھ کر نعمت کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے یہ کہہ دیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں' وہ خوش نصیب بندہ کون ہے؟ وہ ہے صابر بندہ جو مصیبتوں میں صبر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نزدیکی اور قربت پالیتا ہے۔ قرآنِ مجید نے یہ فارمولہ دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں یعنی اللہ کے ساتھ ہو جانے کیلئے ہمیں صبر سے کام لینا ہوگا۔

(۲) وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ (البقرة: ۱۹۴)

اور جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہیں۔

دو اور دو چار کی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ مفید فارمولہ عطا فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کے تمہارے ساتھ ہونے کیلئے تقویٰ کا فارمولہ ضروری ہے' جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسکے ساتھ رہیں اور اس کی مدد اس کے ساتھ رہے تو اس کو چاہئے کہ وہ تقویٰ والی زندگی اختیار کرے۔

(۳) وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِيْن (البقرة: ۲۴۹)

اور اللہ ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ ہے۔

سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۱۵۳ میں بھی یہ بات بتلائی گئی کہ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ اور یہاں بھی یہی فارمولہ بتلایا جا رہا ہے' جو لوگ یہ چاہتے ہوں کہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہوں تو انہیں زندگی میں آنے والے حالات میں صبر وتحمل سے کام لینا ہوگا' جب وہ صبر وتحمل سے کام لیں گے تو ایسے صابروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہوں گے اور جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہوں ان کو کون شکست دے سکتا ہے؟

(۴) وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِيْن (الانفال: ٦٦)

اور اللہ ثابت قدم رہنے والوں کا مددگار ہے۔

جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوں انہیں دین پر ثابت قدم رہنا ہوگا۔

(۵) وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ (التوبة : ۳۶)

اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔

جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوں وہ تقویٰ اور پرہیزگاری کو اختیار کرلیں۔

(۶) وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ (التوبة : ۱۲۳)

اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔

تقویٰ اللہ کی معیت کو پانے کا فارمولہ ہے۔

(۶) حصولِ توبہ کا فارمولہ

(۱) إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

(البقرة: ۱۶۰)

ہاں جو توبہ کرتے ہیں اور اپنی حالت درست کر لیتے اور احکامِ الٰہی کو صاف صاف بیان کر دیتے ہیں تو میں ان کے قصور معاف کر دیتا ہوں اور میں بڑا معاف کرنے والا بڑا مہربان ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ قبول ہو جانے کا فارمولہ یہ ہے کہ آدمی جو گناہ کر چکا ہے اس گناہ سے باز آجائے اور اپنی اصلاح کر لے اور سچی توبہ کر لے تو پھر اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کی توبہ کو قبول فرما لیتے ہیں۔ یہی توبہ کے حصول کا بہترین فارمولہ ہے۔

(۲) إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (آلِ عمران: ۸۹)

ہاں جنھوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اپنی حالت درست کر لی تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جو لوگ چاہتے ہیں کہ ان کا پروردگار ان کی مغفرت فرما دے اور ان پر رحم کرے تو انہیں اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرنی ہوگی اور جو خرابیاں اور برائیاں انکی زندگی میں ہیں ان کی اصلاح کرنی ہوگی۔ اگر توبہ کے بعد والی زندگی سنور گئی اور ہر قسم کے گناہوں سے گریز کرنے لگ جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان ہے کہ وہ ان کی مغفرت کر دے گا اور ان پر رحم و کرم کا معاملہ فرمائے گا۔

(۳) أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (الانعام: ۵۴)

کہ جو کوئی تم میں سے نادانی سے کوئی بری حرکت کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کر لے اور نیکوکار رہو

جائے تو وہ بخشنے والا ہے مہربان ہے۔

اگر بندہ یہ چاہتا ہے کہ اس کا رب اس کو معاف کردے تو اس کا بہترین فارمولہ یہ ہے کہ اگر غلطی سے کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو فوراً توبہ کرلے اور ساتھ ہی نیک بھی بن جائے، اگر کوئی بندہ حقیقی معنی میں ایسا کرے گا اللہ ضرور اس کو معاف کردے گا۔

(۴) وَآخَرُونَ اعْتَرَفُواْ بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُواْ عَمَلاً صَالِحاً وَآخَرَ سَيِّئاً عَسَى اللّهُ أَن يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (التوبۃ: ۱۰۲)

اور کچھ دوسرے لوگ ہیں کہ اپنے گناہوں کا صاف اقرار کرتے ہیں۔ انہوں نے اچھے اور برے عملوں کو ملا جلا دیا تھا۔ قریب ہے کہ اللہ ان پر مہربانی سے توجہ فرمائے۔ بیشک اللہ بخشنے والا ہے مہربان ہے۔

اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے والا اگر اچھے اور برے اعمال کے اختلاط کے ساتھ بھی ہو تو امید ہیکہ اللہ تعالیٰ اس کو معاف کردیں۔

(۷) اللہ کی محبت پانے کا فارمولہ

(۱) وَأَحْسِنُوَاْ إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ (البقرۃ: ۱۹۵)

اور نیکی کرو، بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(۲) وَاللّهُ لاَ يُحِبُّ الفَسَادَ (البقرۃ: ۲۰۵)

اور اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں فرماتے۔

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیزوں کو اختیار کرے اور اللہ کی محبت پالے اس کو چاہیئے کہ دنیا میں اصلاح کا کام کرے، فساد اور بگاڑ کے کاموں سے اپنے آپ کو بچائے رکھے۔

(۳) إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ (البقرۃ: ۲۲۲)

کچھ شک نہیں کہ اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی محبت پانا چاہتے ہیں ان کیلئے یہ آسان فارمولہ قرآنِ مجید نے دیا ہے کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتے رہیں اور اپنے آپ کو ہر قسم کی گندگیوں سے پاک رکھیں، شرک و کفر کی گندگی سے، گناہوں کی گندگی اور ظاہری نجاستوں کی گندگی سے۔ جو لوگ ایک طرف توبہ کریں گے اور دوسری طرف طہارت و پاکیزگی کا لحاظ رکھیں گے تو وہ اللہ کی محبت کو پانے والے بن جائیں گے۔

(۴) قُلۡ إِن كُنتُمۡ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوبَكُمۡ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيۡمٌ (آلِ عمران: ۳۱)

اے پیغمبر ﷺ لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے والا ہے مہربان ہے۔

جو لوگ یہ چاہتے ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت انہیں نصیب ہو اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف کر دے انہیں اپنے نبی کی اطاعت و اتباع کرنی ہوگی۔اپنے گناہوں کی معافی اور اللہ کی محبت کو پانے کا یہ بہترین فارمولہ ہے۔

(۵) إِنَّ أَوۡلَى النَّاسِ بِإِبۡرَاهِيۡمَ لَلَّذِيۡنَ اتَّبَعُوهُ وَهَـٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيۡنَ آمَنُواۡ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ (آلِ عمران: ٦٨)

ابراہیم سے زیادہ قرب رکھنے والے تو وہ لوگ ہیں جو ان کی پیروی کرتے رہے اور یہ پیغمبر آخرالزماں ﷺ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں۔اور اللہ مومنوں کا کارساز ہے۔

جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت پائیں انہیں سب سے پہلے اس عہد کو پورا کرنا ہے جو انہوں نے اپنے رب سے کیا ہے اور تقویٰ والی زندگی بسر کرنی چاہئے جب یہ دو اوصاف ہمارے اندر پیدا ہو جائیں تو رب ذوالجلال کا یہ اعلان ہے کہ **فان الله يحب المتقين** کہ اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت رکھتے ہیں۔

(٦) إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَّقِيۡن (التوبة: ۴)

بے شک اللہ تعالیٰ متقیوں کو پسند کرتے ہیں۔

اللہ کی محبت کو پانے کا فارمولہ یہ ہے کہ اپنی زندگی کو تقویٰ و پرہیزگاری سے معمور کر لیا جائے۔

(۷) رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُواۡ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُطَّهِّرِيۡنَ (التوبة: ۱۰۸)

اس میں ایسے لوگ ہیں کہ وہ خوب پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ بھی ایسے پاک رہنے والوں سے محبت فرماتے ہیں۔

اللہ کی محبت کو پانے کا فارمولہ یہ ہے کہ آدمی خوب پاک صاف رہنے کو پسند کرے۔

(۸) وَأَقۡسِطُوا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ (الحجرات: ۹)

اور انصاف سے کام لو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

اللہ کے محبوب بننے کا فارمولہ یہ ہے کہ انصاف کو قائم کیا جائے۔

(۹) إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (الممتحنة:۸)

یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔

(۱۰) إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ (الصف:۴)

جو لوگ اللہ کی راہ میں ایسے طور پر صف باندھ کر لڑتے ہیں کہ گویا سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں وہ بیشک اللہ کے محبوب ہیں۔

اللہ کی محبت کو پانے کا ایک قرآنی فارمولہ یہ بھی ہے کہ اللہ کے راستہ میں اس طرح صف بستہ ہو کر لڑیں کہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار محسوس ہوں۔

(۱۱) إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (المائدة:۱۳)

بے شک اللہ تعالیٰ بہتر معاملہ کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی محبت کو پانیکا ایک فارمولہ یہ بھی ہے کہ اللہ کے بندے ایک دوسرے کے ساتھ احسان کا معاملہ کریں اور اپنے بہتر معاملات کے ذریعہ اللہ کی محبت کے حقدار بن جائیں۔

(۱۲) إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (المائدة:۸۷)

یقیناً اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

معلوم یہ ہوا کہ اللہ کی محبت کو پانیکا یہ فارمولہ ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے ان حدود کے دائرہ میں رہے جو اس نے ہم کو دیئے ہیں۔

(۱۳) إِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (الانعام:۱۴۱)

اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ کی محبت پانے کا فارمولہ یہ ہے کہ آدمی فضول خرچی سے اپنے آپ کو بچائے رکھے، جو فضول خرچی کرے گا وہ اللہ کی محبت سے محروم ہو جائے گا۔

(۱۴) إِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (الاعراف:۵۵)

بے شک اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔

اللہ کی محبت کا فارمولہ یہ ہے کہ اس کے دیئے گئے حدود میں رہ کر زندگی گزاری جائے اور اس میں زیادتی سے بچا جائے۔

(۸) دنیا اور آخرت کی بھلائی پانے کا فارمولہ

(۱) وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ أُولَـئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُواْ وَاللّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ (البقرة: ۲۰۲)

اور بعض ایسے ہیں کہ دعا کرتے ہیں کہ پروردگار ہم کو دنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی نعمت بخشیئے اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیئے۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے ان کے کاموں کا حصہ یعنی اجر نیک تیار ہے اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

(۲) وَلَلدَّارُ الآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ (الانعام: ۳۲)

اور یقیناً اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے آخرت ہی بہتر ہے۔

قرآنِ مجید نے آخرت کی بہتری کا یہ فارمولہ دیا ہے کہ اپنے دل میں تقویٰ کی کیفیت پیدا کی جائے۔

(۳) لَـكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَهُ جَاهَدُواْ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ وَأُوْلَـئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ وَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (التوبۃ: ۸۸)

لیکن پیغمبر اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے سب اپنے مال اور جان سے لڑے۔ انہی لوگوں کے لئے بھلائیاں ہیں اور یہی مراد پانے والے ہیں۔

مال اور جان سے جہاد ایمان کے ساتھ بھلائی کے حصول کا باعث اور کامیابی کا سبب ہے۔

(۹) رب کی مرضی پانے کا فارمولہ

(۱) وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاء مَرْضَاتِ اللّهِ وَاللّهُ رَؤُوفٌ بِالْعِبَادِ (البقرۃ: ۲۰۷)

اور کوئی شخص ایسا ہے کہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنی جان بیچ ڈالتا ہے۔ اور اللہ بندوں پر بہت مہربان ہے۔

(۲) قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَلِكُمْ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّهِ وَاللّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ (آلِ عمران: ۱۵)

اے پیغمبر ان سے کہو کہ بھلا میں تم کو ایسی چیز بتاؤں جو ان چیزوں سے کہیں اچھی ہو سنو جو لوگ پرہیزگار ہیں ان کے لئے اللہ کے ہاں باغات بہشت ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں

ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور پاکیزہ بیویاں ہیں اورسب سے بڑھ کر اللہ کی خوشنودی۔اور اللہ اپنے سب بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

جو لوگ یہ چاہتے ہوں کہ انہیں ایسی جنت ملے جس کے نیچے نہریں جاری ہوں جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں اور جنت میں پاکیزہ ازواج چاہتے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہتے ہوں تو انہیں قرآنِ مجید نے یہ فارمولہ دیا ہے کہ وہ تقویٰ والی زندگی بسر کریں۔

(۳) وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنَّاتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (التوبة: ۷۲)

اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے بہشتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ابدی بہشتوں میں نفیس مکانات کا وعدہ کیا ہے اور اللہ کی رضامندی تو سب سے بڑھ کر نعمت ہے یہی بڑی کامیابی ہے۔

اللہ کی رضامندی وخوشنودی اور جنت کے پانے کا فارمولہ یہ ہے کہ اپنے ایمان پر محنت کی جائے۔

(۴) وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَى (طٰہٰ: ۸۴)

اور میں نے آپ کی طرف آنے میں اس لئے جلدی کی کہ آپ خوش ہو جائیں۔

اس آیت سے رضائے الٰہی کا یہ فارمولہ ملا کہ کسی بھی نیک کام میں جلدی کی جائے، اگر ہم مسجد میں نماز کے لئے بہت جلد چلے جائیں تو اپنے رب سے یہ کہیں کہ اے اللہ میں اس لئے نماز کو جلد آ گیا تاکہ آپ راضی ہو جائیں۔عین ممکن ہے کہ یہ عمل رضائے الٰہی کا ذریعہ بن جائے۔

(۱۰) صدقہ کی مقبولیت کا فارمولہ

(۱) قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ (البقرة: ۲۶۳)

جس خیرات کے دینے کے بعد لینے والے کو ایذا دی جائے اس سے تو نرم بات کہہ دینی اور درگذر کرنا بہتر ہے اور اللہ بے نیاز ہے بردبار ہے۔

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا صدقہ وخیرات اس کی معروف بات اور اس کے عفو و درگزر سے بڑھ کر درجہ حاصل کر لے اسکو چاہئے کہ وہ اپنے صدقہ وخیرات کے بعد جس پر صدقہ کیا ہے احسان جتلا کر یا اور کوئی طعن وتشنیع اور ایذا رسانی کی بات کر کے اپنے صدقہ وخیرات کو ضائع نہ کرے صدقہ و

خیرات کو مقبولیت کا درجہ دینے کا فارمولہ یہی ہے کہ جس پر صدقہ کیا ہے اس کو تکلیف پہنچانے والی بات نہ کہے۔اسی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد والی آیت میں صاف طور پر بتلا دیا یَـا أَیُّهَـا الَّـذِیْـنَ آمَـنُواْ لاَ تُبْطِلُواْ صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالأذَى كَالَّذِیْ یُنفِقُ مَالَهُ رِئَاء النَّاسِ (البقرة: ۲۶۴) مومنو! اپنے صدقات وخیرات احسان رکھنے اور ایذا دینے سے اس شخص کی طرح برباد نہ کر دینا جو لوگوں کو دکھاوے کے لئے مال خرچ کرتا ہے۔

وَمَثَلُ الَّـذِیْـنَ یُـنفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّهِ وَتَثْبِیْتاً مِّنْ أَنفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِـرَبْـوَـةٍ أَصَـابَهَـا وَابِـلٌ فَـآتَـتْ أُكُلَهَا ضِعْفَیْنِ فَإِن لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِیْرٌ (البقرة: ۲۶۵)

اور جو لوگ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور خلوص نیت سے اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایک باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو جب اس پر زور کا مینہ پڑے تو دگنا پھل لائے پھر اگر مینہ نہ بھی پڑے تو خیر پھوار ہی سہی اور اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

اللہ کی رضا مندی پانے کا فارمولہ یہ بھی ہے کہ اللہ کی راہ میں اس نیت سے خرچ کیا جائے کہ میرا رب مجھ سے راضی ہو جائے۔

(۱۱) عذاب سے بچنے کا فارمولہ

(۱) سَلْ بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ كَمْ آتَیْنَاهُم مِّنْ آیَةٍ بَیِّنَةٍ وَمَن یُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُ فَإِنَّ اللّهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ (البقرة: ۲۱۱)

اے پیغمبر بنی اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے ان کو کتنی کھلی نشانیاں دیں اور جو شخص اللہ کی نعمت کو اپنے پاس آنے کے بعد بدل دے تو اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔

(۲) وَمَا كَانَ اللّهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِیْهِمْ وَمَا كَانَ اللّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُونَ

(البقرة: ۲۱۱)

نیز اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہیں دیں گے جب تک وہ مغفرت طلب کرتے رہیں۔

اللہ کے عذاب سے بچنے کا قرآنی فارمولہ یہ ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا رہے۔

(۱۲) گناہوں کے مٹ جانے اور جنت میں جانے کا فارمولہ

(۱) إِن تُبْدُواْ الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاء فَهُوَ خَيْرٌ لُّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (البقرة: ۲۷۱)

اگر تم خیرات ظاہر کر کے دو تو وہ بھی خوب ہے اور اگر پوشیدہ دو اور دو بھی ضرورت مندوں کو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اس طرح کا دینا تمہارے گناہوں کو بھی دور کرے گا۔ اور اللہ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے۔

جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ انکے گناہ مٹ جائیں انہیں فقراء و مساکین میں اپنا مال خرچ کرنا چاہئے چاہے وہ چھپا کر ہو یا علانیہ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ میں فقراء پر خرچ کرنے کی بنیاد پر گناہوں کے مٹا دیئے جانے کا وعدہ کیا ہے اور مسلمانوں کو یہ مفید ترین فارمولہ دیا ہے۔

(۲) إِنْ تَجْتَنِبُواْ كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلاً كَرِيماً (النسا:: ۳۱)

اگر تم بڑے گناہوں سے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے پرہیز کرو گے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ معاف کر دیں گے اور تمہیں عزت کے مکانوں میں داخل کریں گے۔

اگر مسلمان یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو نامۂ اعمال سے مٹا دے تو اس کا قرآنی فارمولہ یہ ہے کہ وہ ان بڑے بڑے گناہوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے جن گناہوں سے منع کیا گیا ہے۔

(۳) لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلاَةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنتُم بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللّهَ قَرْضاً حَسَناً لَّأُكَفِّرَنَّ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ (المائدة: ۱۲)

اگر تم نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی میرے رسولوں پر ایمان لائے اور ان کو تقویت پہنچائی نیز اللہ کو بہتر طور پر قرض دیا تو میں تم سے تمہارے گناہوں کو مٹا دوں گا اور تمہیں ایسی بہشتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔

قرآنِ مجید نے ہمارے گناہوں کے مٹ جانے کا یہ فارمولہ بھی پیش کیا ہے کہ ہم نماز کو قائم کریں زکوٰۃ دیں، اللہ کے رسولوں پر ایمان لائیں اور انہیں تقویت پہنچائیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کریں۔ یہ وہ کام ہیں جن کی بدولت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے گناہوں کو معاف کر دیں گے اور انہیں

جنت عطا فرمائیں گے۔

(۴) فَالَّذِينَ هَاجَرُواْ وَأُخْرِجُواْ مِن دِيَارِهِمْ وَأُوذُواْ فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُواْ وَقُتِلُواْ لأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ (آلِ عمران: ۱۹۵)

تو جو لوگ میرے لئے وطن چھوڑ گئے اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے اور لڑے اور قتل کئے گئے میں ان کے گناہ دور کردوں گا اور ان کو بہشتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔

گناہوں کے مٹ جانے اور جنت میں داخل ہونے کا قرآنی فارمولہ یہ ہے کہ آدمی اپنے دین کی حفاظت کیلئے ہجرت کرے اور اپنا شہر چھوڑ دے اور راہِ خدا میں جو تکلیفیں آئیں ان کو برداشت کرے یہاں تک کہ اگر جان دینی پڑے تو جان بھی دے اور جہاد کا موقع آجائے تو میدانِ کارزار میں اتر جائے۔

(۵) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إَن تَتَّقُواْ اللّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَاناً وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (الانفال: ۲۹)

مومنو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لئے حق و باطل کا فرق ظاہر کردے گا اور تمہارے گناہ مٹا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

گناہوں کے مٹنے اور مغفرت کے حصول کا فارمولہ اس آیت سے یہ ملا کہ آدمی تقویٰ اختیار کرے۔

(۶) إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ (ھود: ۱۱۴)

بے شک نیکی گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔

گناہوں کو اپنے نامۂ اعمال سے مٹا دینے کا فارمولہ یہ ہے کہ آدمی نیک کام بکثرت کرنے لگ جائے۔

(۷) وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ (محمد: ۲)

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور جو کتاب محمد ﷺ پر نازل ہوئی اسے مانتے رہے اور وہ ان کے پروردگار کی طرف سے برحق ہے کہ جس نے ان کے گناہ دور کردیئے اور ان کی حالت سنوار دی۔

گناہوں کو دور کرنے اور اپنے نامۂ اعمال سے مٹانے کا قرآنی فارمولہ یہ ہے کہ ایمان قبول کیا جائے اور اعمالِ صالحہ اختیار کئے جائیں اور رسولِ عربی ﷺ پر جو کچھ نازل کیا گیا اس پر ایمان لایا جائے۔

جوان کاموں کو اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دیں گے اور اس کی حالت کو سنوار دیں گے۔

(۸) وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحاً يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (التغابن : ۹)

اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے وہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دے گا اور جنت کے باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا وہ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے۔

یہ قرآنی فارمولہ ہے کہ ایمان اور اعمال صالحہ سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

(۹) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحاً عَسَى رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ (التحریم:۸)

مومنو! اللہ کے آگے صاف دل سے توبہ کرو امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تم کو جنتوں میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا۔

سچی توبہ گناہوں کے مٹ جانے کا ذریعہ ہے۔ نیز اس سے جنت کے حصول کا بھی وعدۂ ربانی ہے۔

(۱۳) صراطِ مستقیم کے حصول کا فارمولہ

(۱) ومن یعتصم باللہ فقد ھدی الیٰ صراط مستقیم. (آلِ عمران: ۱۰۱)

اور جس نے اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لیا وہ سیدھے راستے لگ گیا۔

اگر کوئی سیدھے راستہ ہی کا طلبگار ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لے، یہی صراطِ مستقیم پانے کا فارمولہ ہے۔

(۲) يَهْدِي بِهِ اللّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلاَمِ وَيُخْرِجُهُم مِّنِ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (المائدۃ:۱۶)

جس سے اللہ اپنی رضا پر چلنے والوں کو سلامتی کے رستے دکھاتا ہے اور اپنے حکم سے انہیں اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا اور ان کو سیدھے رستے پر چلاتا ہے۔

ضلالت کی تاریکی سے ہدایت کی روشنی کی طرف آنے اور گمراہی کے دلدل سے نکل کر نجات کے راستوں کو پانے اور صراطِ مستقیم کو حاصل کرنے کا قرآنی فارمولہ یہ ہے کہ اللہ کی خوشنودی اور رضامندی کی حقیقی طلب اپنے دل میں پیدا کی جائے۔

(۱۴) دنیا میں غالب رہنے کا فارمولہ

(۱) وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (آلِ عمران: ۱۳۹)

اور بد دل نہ ہونا اور نہ غم کرنا اگر تم سچے مومن ہو تو تم ہی غالب ہو گے۔

جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ وہ دنیا میں غالب رہیں تو انہیں ہمت کے ساتھ زندگی بسر کرنی ہو گی' آئے ہوئے حالات پر غم اور حزن میں مبتلا ہونے سے اپنے آپ کو بچانا ہو گا اور پختہ ایمان اپنے دل میں پیدا کرنا ہو گا' اس دنیا میں غالب رہ کر زندگی بسر کرنے کے یہ تین فارمولے اس آیت میں بیان کئے گئے ہیں۔

(۲) فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ (محمد: ۳۵)

تو مسلمانو تم ہمت نہ ہارو اور دشمن کو صلح کی طرف نہ بلاؤ اور تم ہی غالب رہو گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے وہ ہرگز تمہارے اعمال کو کم اور ضائع نہیں کرے گا۔

باطل پر غالب آنے کا فارمولہ یہ ہے کہ آدمی ہمت نہ ہارے اور کمزوری کے ساتھ صلح کی طرف نہ بلائے یعنی جب مسلمان باطل کے خلاف برسر پیکار ہو تو دشمنوں کی تعداد کی کثرت اور جنگی وسائل کی بہتات سے خوف نہ کھائے اور صلح کرنا تو اچھی بات ہے لیکن کم ہمتی کی وجہ سے دب کر صلح نہ کریں اور اللہ کی مدد پر یقین رکھیں۔

(۱۵) کامیابی حاصل کرنے کا فارمولہ

(۱) الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ○ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ○ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (البقرة: ۵)

وہ لوگ جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف نازل کیا گیا اور جو کچھ آپ سے پہلے نازل کیا گیا اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ ان کے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔

کامیابی پانے کے فارمولے یہ ہیں کہ ایمان بالغیب' اقامتِ صلوٰۃ اور انفاق فی سبیل کے ساتھ

اللہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ کتابوں پر ایمان لایا جائے۔ جولوگ اس دنیا میں ان تمام چیزوں سے لاپرواہی کرتے ہوں وہ کامیابی سے بالکل محروم ہیں اور اللہ کی ہدایت سے بھی محروم ہیں۔

(۲) وَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (البقرة: ۱۸۹)

اور اللہ سے ڈروتا کہ تم کامیاب ہوجاؤ۔

قرآنِ مجید نے حصولِ کامیابی کا یہ بہترین فارمولہ دیا کہ تقویٰ اختیار کروتا کہ تم کامیاب ہوجاؤ۔

(۳) وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (آلِ عمران: ۱۰۴)

اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے یہی لوگ ہیں جو کامیاب ہیں۔

جو لوگ کامیاب ہونا چاہتے ہیں ان کیلئے یہ مفید ترین فارمولہ ہے کہ وہ ایک طرف لوگوں کو بھلائی کی دعوت دیں تو دوسری طرف بھلائی کے کاموں کا حکم دیں اور برائی سے لوگوں کو روکیں۔قرآنِ مجید نے ایسے ہی لوگوں کو کامیاب قرار دیا ہے۔

(۴) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَأْكُلُواْ الرِّبَا أَضْعَافاً مُّضَاعَفَةً وَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (آلِ عمران: ۱۳۰)

اے ایمان والو! دگنا چوگنا سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈروتا کہ کامیاب ہوجاؤ۔

کامیابی پانے کا فارمولہ یہ ہے کہ آدمی پرہیزگاری اختیار کرے اور یہ بات سودخوری کے پس منظر میں کہی جارہی ہے اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ سودخور آدمی متقی نہیں ہوسکتا اور متقی بننے کیلئے سودخوری سے پرہیز کرنا ہوگا اور جو سودخوری سے پرہیز کرے گا وہ متقی ہوگا اور جو متقی ہوگا اسکو کامیابی ضرور ملے گی۔

(۵) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اصْبِرُواْ وَصَابِرُواْ وَرَابِطُواْ وَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (آلِ عمران: ۲۰۰)

اے اہلِ ایمان کفار کے مقابلے میں ثابت قدم رہو اور استقامت رکھو اور مورچوں پر جمے رہو۔اور اللہ سے ڈروتا کہ مراد حاصل کرو۔

قرآنِ مجید نے کامیابی کے حصول کیلئے تقویٰ کا فارمولہ پیش کیا ہے کہ اگر کامیابی پانا چاہتے ہو تو متقی بن جاؤ۔

(۶) یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوا إِلَیْهِ الْوَسِیلَةَ وَجَاهِدُوا فِی سَبِیلِهِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ (المائدۃ:۳۵)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کا قرب تلاش کرتے رہو اور اس کے رستے میں جہاد کرو تاکہ کامیاب ہو جاؤ۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کامیابی حاصل کرنے کا کامیاب فارمولہ یہ بیان کیا ہے۔ ایک یہ کہ اللہ سے ڈرو تقویٰ اختیار کرو۔ دوسرے یہ کہ اللہ کی نزدیکی کے طلبگار بن جاؤ تیسرے یہ کہ اللہ کے راستہ میں جدوجہد کرتے رہو۔ یہ وہ کام ہیں جن سے بندۂ مومن کو کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

(۷) یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالأَنصَابُ وَالأَزْلاَمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ (المائدۃ:۹۰)

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے یہ سب ناپاک کام اعمال شیطان سے ہیں سو ان سے بچتے رہنا تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

دنیا اور آخرت کی کامیابی کا ایک فارمولہ یہ بھی ہے کہ آدمی شراب، جوئے اور فال نکالنے سے بچ جائے۔ یہ قرآنی فارمولہ ہے جو اس آیت میں مذکور ہے۔

(۸) فَاتَّقُوا اللّٰهَ یَا أُولِی الأَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ (المائدۃ:۱۰۰)

اے عقل والو! اللہ سے ڈرا کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

قرآنِ مجید نے کامیابی کے حصول کیلئے تقویٰ کو لازم قرار دیا ہے۔ کامیابی پانے کا فارمولہ تقویٰ ہے۔

(۹) إِنَّهُ لاَ یُفْلِحُ الظَّالِمُونَ (الانعام:۱۳۵)

یقیناً ظلم کرنے والے کامیاب نہیں ہوں گے۔

قرآنِ مجید نے یہ فارمولہ پیش کیا ہے کہ ظلم اور کامیابی دونوں ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔ جو کامیابی چاہتا ہے اسے ظلم کو چھوڑ کر انصاف کو اختیار کرنا پڑے گا۔

(۱۰) فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِینُهُ فَأُولَـئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (الاعراف:۸)

جن کی نیکیوں کا وزن بڑھ جائے وہی اصل میں کامیاب ہیں۔

کامیابی کا قرآنی فارمولہ یہ ہے کہ ہم اپنی نیکیوں کا وزن بڑھائیں اور زیادہ سے زیادہ نیک

اعمال کریں تاکہ ہم کامیاب ہوجائیں۔

(۱۱) فَالَّذِیْنَ آمَنُواْ بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُواْ النُّورَ الَّذِیَ أُنزِلَ مَعَهُ أُوْلَـئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (الاعراف:۱۵۷)

تو جو لوگ ان پر ایمان لائے اور ان کی رفاقت کی اور انہیں مدد دی اور جو نور ان کے ساتھ نازل ہوا ہے اس کی پیروی کی وہی مراد پانے والے ہیں۔

رسولِ مبعوث پر ایمان لانا اور ان کو تقویت پہنچانا اور اس نور کی اتباع کرنا جو اس رسولِ مبعوث کے ساتھ نازل ہوا کامیابی پانے کا ذریعہ ہے اور یہ کامیابی کے حصول کا فارمولہ ہے۔

(۱۲) یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُواْ إِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُواْ وَاذْکُرُواْ اللّهَ کَثِیْراً لَّعَلَّکُمْ تُفْلَحُونَ (الانفال:۴۵)

مومنو! جب کفار کی کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرلو۔

میدانِ جنگ میں ثابت قدمی اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا کامیابی کے حاصل کرنے کا قرآنی فارمولہ ہے۔

(۱۳) وَأَطِیْعُواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَلاَ تَنَازَعُواْ فَتَفْشَلُواْ وَتَذْهَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُواْ إِنَّ اللّهَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ (الانفال:۴۶)

اور اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ ایسا کروگے تو تم نا کام و نامراد ہوجاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر سے کام لو کہ اللہ صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا اور آپس میں جھگڑے سے گریز کرنا آدمی کو ناکامی سے بچاتا ہے۔ ناکامی سے بچنے کا فارمولہ یہ ہے کہ مسلکی، خاندانی و دیگر ہمہ اقسام کے آپسی تنازعات سے گریز کیا جائے۔

(۱۴) الَّذِیْنَ آمَنُواْ وَهَاجَرُواْ وَجَاهَدُواْ فِیْ سَبِیْلِ اللّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِندَ اللّهِ وَأُوْلَئِکَ هُمُ الْفَائِزُونَ (التوبة:۲۰)

جو لوگ ایمان لائے اور وطن چھوڑ گئے اور اللہ کی راہ میں مال اور جان سے جہاد کرتے رہے اللہ کے ہاں ان کے درجات بہت بڑے ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے یعنی کامیاب ہیں۔

کامیابی پانے کا فارمولہ یہ ہے کہ آدمی ایمان پر قائم رہے، برے حالات آ جائیں تو اپنے دین کی حفاظت کیلئے ہجرت کرے اور اسلام کی سربلندی کیلئے اپنے مالوں اور جانوں سے راہِ خداوندی میں جہاد کرے۔

(۱۵) وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِیْ مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِیْ جَنَّاتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (التوبة:۲۰)

اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے بہشتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ابدی بہشتوں میں نفیس مکانات کا وعدہ کیا ہے اور اللہ کی رضا مندی تو سب سے بڑھ کر نعمت ہے یہی بڑی کامیابی ہے۔

ایمان پر زندہ رہنا اور ایمان پر قائم رہنا یہ بہت بڑی کامیابی کا باعث ہے۔

(۱۶) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (الحج:۷۷)

مومنو! رکوع کرتے اور سجدہ کرتے اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہو اور نیک کام کرو تاکہ فلاح پاؤ۔

رکوع کرنا سجدہ کرنا اور رب ذوالجلال کی عبادت کرنا اور نیکی کے دیگر کام انجام دینا کامیابی کا ضامن ہے۔

(۱۷) قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ○ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِيْنَ ○ فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذٰلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلَى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ○ أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ○ الَّذِيْنَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خَالِدُونَ (المؤمنون:۱۱)

بیشک ایمان والے کامیاب ہوگئے۔ جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑے رہتے ہیں اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں سے یا کنیزوں سے جو ان کی ملک ہوتی ہیں کہ ان سے تعلق قائم کرنے میں انہیں ملامت نہیں اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں وہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حد سے نکل جانے والے ہیں اور جو امانتوں

اور اقراروں کو ملحوظ رکھتے ہیں اور جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ یہی لوگ میراث حاصل کرنے والے ہیں یعنی جنت الفردوس کے وارث بنیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

کامیابی حاصل کرنے کے وہ کام ان آیات میں بتلا دیئے گئے ہیں جن کو کرنے کے بعد مومن ومسلمان کامیابی سے ہمکنار ہو جائے گا۔

(۱۸) فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (المؤمنون: ۱۰۲)

تو جن کے اعمال کے بوجھ بھاری ہوں گے تو وہی کامیاب ہیں۔

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ آخرت میں اس کو کامیابی ملے وہ اپنے نیک اعمال کا پلہ بھاری اور وزنی بنالے۔

(۱۹) وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعاً أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (النور: ۳۱)

اور مومنو سب اللہ کے آگے توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ۔

کامیابی کا فارمولہ یہ بھی ہے کہ آدمی توبہ کرلے۔

(۲۰) إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ (النور: ۵۲)

مومنوں کی تو یہ بات ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جائیں تاکہ وہ ان میں فیصلہ کریں تو کہیں کہ ہم نے حکم سن لیا اور مان لیا اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا اور اس سے ڈرے گا اور اس کا تقویٰ اختیار کرے گا ایسے ہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں۔

اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کے سامنے سرِ خم تسلیم کرنا اور سن کر اطاعت قبول کر لینا اور اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرنا اور اللہ سے ڈرنا یہی کامیابی وکامرانی کا قرآنی فارمولہ ہے۔

(۲۱) إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازاً (النبا: ۳۱)

بیشک پرہیزگاروں کے لئے کامیابی کا گھر ہے۔

یقیناً تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لئے کامیابی ہے۔

(۲۲) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ (البروج: ۱۱)

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔یہی بڑی کامیابی ہے۔

ایمان اور اعمالِ صالحہ کا اختیار کرنے والا دونوں جہاں کی کامیابی کا حامل ہوتا ہے۔

(۲۳) لَا تَجِدُ قَوْماً يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَ هُمْ أَوْ أَبْنَاءَ هُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوبِهِمُ الْإِيْمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (المجادلة: ۲۲)

جو لوگ اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے خواہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ ہوں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان کو نقش کر دیا ہے اور اپنے فیض سے ان کی مدد کی ہے اور وہ ان کو بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اللہ ان سے خوش اور وہ اللہ سے خوش۔یہی لوگ اللہ کی جماعت والے ہیں۔سن رکھو کہ اللہ کی جماعت والے ہی کامیاب ہوں گے۔

(۲۴) وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (الحشر: ۹)

اور جو شخص خود غرضی سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

کامیابی کا ایک فارمولہ یہ بھی ہے کہ طبیعت کی حرص سے اپنے آپ کو محفوظ رکھا جائے۔

(۲۵) فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِيْ الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيْراً لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (الجمعه: ۱۰)

پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت بہت یاد کرتے رہو تا کہ کامیاب ہو جاؤ۔

کامیابی کا ایک قرآنی فارمولہ یہ بھی ہے کہ جب نماز جمعہ سے فارغ ہو جائیں تو روئے زمین پر پھیل جائیں اور اسبابِ رزق تلاش کریں، کاروبار و ملازمت وغیرہ میں مصروف ہوں اور اللہ کا ذکر بھی کثرت سے کریں تا کہ کامیابی کو پا سکیں۔

(۲۶) قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّى ○ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى (الاعلیٰ: ۱۵)

بیشک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا اور اپنے پروردگار کا نام لیتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔

(۲۷) قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا (الشمس: ۹) یقیناً جس نے نفس کوسنوار لیا وہ کامیاب ہو گیا۔

اپنے نفس کو پاک رکھنا بھی کامیابی کا فارمولہ ہے۔

(۲۸) فَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ذَلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (الروم: ۳۸)

تو اہلِ قرابت اور محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق دیتے رہو۔ جو لوگ اللہ کی رضا کے طالب ہیں یہ ان کے حق میں بہتر ہے اور یہی لوگ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

اللہ کی خوشنودی کی خاطر رشتہ داروں کو ان کا حق دینا، مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دینا، یہ کامیابی کے حصول کا فارمولہ ہے۔

(۲۹) وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيماً (الاحزاب: ۷۱)

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بیشک بڑی مراد پائے گا۔

کامیابی کا ایک قرآنی فارمولہ یہ بھی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی جائے۔

(۳۰) فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ (الجاثية: ۳۰)

اب جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کا پروردگار انہیں اپنی رحمت کے باغ میں داخل کرے گا۔ یہی کھلی کامیابی ہے۔

کامیابی پانے کا قرآنی فارمولہ یہ بھی ہے کہ ایمان اور اعمالِ صالحہ کو اختیار کیا جائے۔

(۱۶) حصولِ خیر کا فارمولہ

(۱) وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُواْ واتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِّنْ عِندِ اللَّه خَيْرٌ لَّوْ كَانُواْ يَعْلَمُونَ (البقرة: ۱۰۳)

اور اگر وہ ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو اللہ کے ہاں سے بہت اچھا صلہ ملتا۔ کیا اچھا ہوتا جو وہ اس سے واقف ہوتے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس کی جانب سے بھلائی پانے کا فارمولہ بتلا دیا کہ اگر وہ ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو اللہ کی طرف سے خیر پاتے۔ معلوم ہوا کہ خیر کے پانے کیلئے ایمان اور تقویٰ کی روش اختیار کرنی پڑے گی۔

(۲) وَأَن تَصۡبِرُواْ خَيۡرٌ لَّكُمۡ وَاللّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (النساء: ۲۵)

اور تمہارا صبر کرنا تمہارے حق میں بہتر ہے۔

حصولِ خیر کا فارمولہ یہ ہے کہ آدمی جس میدان میں بھی ہو وہاں صبر کے دامن کو تھامے رہے۔ ہماری بہتری ہمارے صبر میں پوشیدہ ہے۔

(۱۷) خوف اور حزن سے بچنے کا فارمولہ

(۱) فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلاَ خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلاَ هُمۡ يَحۡزَنُونَ (البقرة: ۳۸)

جنہوں نے میری ہدایت کی پیروی کی ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

دنیا میں خوف وہراس کی زندگی سے بچنے اور آخرت میں غم والم سے محفوظ رہنے کا ایک فارمولہ یہ ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو راہِ ہدایت دی گئی ہے اس کی اتباع کرے۔ جو کوئی اللہ کی طرف سے دی گئی ہدایت کو اختیار کرے گا وہ خوف اور حزن سے محفوظ رہے گا۔

(۲) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُواْ وَالَّذِينَ هَادُواْ وَالنَّصَارَى وَالصَّابِئِينَ مَنۡ آمَنَ بِاللّهِ وَالۡيَوۡمِ الآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحاً فَلَهُمۡ أَجۡرُهُمۡ عِندَ رَبِّهِمۡ وَلاَ خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلاَ هُمۡ يَحۡزَنُونَ (البقرة: ۶۲)

جو لوگ مسلمان ہیں یا یہودی یا عیسائی یا ستارہ پرست یعنی کوئی شخص کسی قوم و مذہب کا ہو جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لائے گا اور عمل نیک کرے گا تو ایسے لوگوں کو ان کے اعمال کا صلہ اللہ کے ہاں ملے گا اور قیامت کے دن ان کو نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

قرآنِ مجید نے اس حقیقت کو بتلا دیا کہ ایمان بالآخرۃ اور عمل صالح سے آدمی خوف اور حزن سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر کسی شخص کو محفوظ رہنا ہے تو اسے چاہئے کہ آخرت پر ایمان رکھے اور نیک اعمال اختیار کرے۔

(۳) بَلَى مَنۡ أَسۡلَمَ وَجۡهَهُ لِلّهِ وَهُوَ مُحۡسِنٌ فَلَهُ أَجۡرُهُ عِندَ رَبِّهِ وَلاَ خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلاَ هُمۡ يَحۡزَنُونَ (البقرة: ۱۱۲)

ہاں کیوں نہیں جو شخص اللہ کے آگے گردن جھکا دے یعنی ایمان لے آئے اور وہ نیکوکار بھی ہو تو اس کا صلہ اس کے پروردگار کے پاس ہے اور ایسے لوگوں کو قیامت کے دن نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے بچنے کیلئے یہ لازمی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں اس کے ذکر سے لوگوں کو روکنے سے اپنے آپ کو بچایا جائے اور اگر کوئی شخص اللہ کی مسجدوں میں اللہ کی یاد سے لوگوں کو روکے گا تو اس کو دنیا میں ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا اور آخرت میں بھی بہت بڑے عذاب کا مزہ چکھنا پڑے گا۔

(۴) اَلَّذِیْنَ یُنفِقُونَ أَمْوَالَھُم بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرّاً وَعَلانِیَۃً فَلَھُمْ أَجْرُھُمْ عِندَ رَبِّھِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلاَ ھُمْ یَحْزَنُونَ (البقرۃ: ۲۷۴)

جولوگ اپنا مال رات اور دن اور پوشیدہ اور ظاہر اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس ہے۔اوران کو قیامت کے دن نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ غم۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں خوف وحزن سے محفوظ رہنے کی بشارت ان لوگوں کو دی ہے جو اپنے مال دن رات خرچ کرتے ہیں اوراس کے ساتھ پوشیدہ اور علانیہ دونوں طور سے خرچ کرتے ہیں۔ جولوگ دنیا میں خوف کی زندگی سے بچنا چاہتے ہیں اور آخرت میں حزن وملال سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں ان کے لئے یہ قرآنی فارمولہ تیار ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں دن رات علانیہ اور پوشیدہ دونوں طرح خرچ کریں۔

(۵) إِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُواْ الصَّلاَۃَ وَآتَوُاْ الزَّکَاۃَ لَھُمْ أَجْرُھُمْ عِندَ رَبِّھِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلاَ ھُمْ یَحْزَنُونَ (البقرۃ: ۲۷۷)

جولوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہےان کوانکے کاموں کا صلہ اللہ کے ہاں ملےگا اور قیامت کےدن ان کونہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

ایمان،اعمالِ صالحہ،اقامتِ نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی یہ وہ اعمال ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جانب سے جہاں اجروثواب عطافرماتے ہیں وہیں انہیں دنیا کے خوف اور آخرت کے حزن و ملال سے محفوظ بھی فرمادیتے ہیں۔معلوم یہ ہوا کہ دنیا میں خوف ودہشت کے ماحول سے بچنے کا اور آخرت میں حزن وملال سے محفوظ رہنے کا یہی فارمولہ ہے کہ آدمی ایمان کے ساتھ اعمالِ صالحہ اختیار کرے اور بالخصوص نماز قائم کرے اور زکوٰۃ بھی ادا کرے۔

(۶) إِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُواْ وَالَّذِیْنَ ھَادُواْ وَالصَّابِؤُونَ وَالنَّصَارَی مَنْ آمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الآخِرِ وعَمِلَ صَالِحاً فَلاَ خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلاَ ھُمْ یَحْزَنُونَ (المائدۃ:۶۹)

جولوگ اللہ پر اور روز آخر پر ایمان لائیں اور عملِ نیک کریں خواہ وہ مسلمان ہوں یا یہودی یا ستارہ پرست یا عیسائی ان کو قیامت کے دن نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

خوف اور حزن سے بچنے کا فارمولہ یہ ہے کہ آدمی ایمان اور اعمالِ صالحہ کو اختیار کرے۔

(۷) فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُون (الانعام:۴۸)

پھر جو ایمان لے آئیں اور اپنے آپ کو سنوار لیں ان کے لئے نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

آخرت کے خوف اور حزن سے بچنے کا فارمولہ یہ ہے کہ اپنے ایمان میں پختگی پیدا کر لی جائے اور اپنی اصلاح کر لی جائے۔

(۸) أَلا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّهِ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ ○ الَّذِينَ آمَنُواْ وَكَانُواْ يَتَّقُونَ (یونس:۶۳)

سن رکھو کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔یعنی وہ جو ایمان لائے اور پرہیز گار رہے۔

ایمان اور تقویٰ دو چیزیں ایسی طاقتور ہیں کہ ان کے ذریعہ سے آدمی دنیا اور آخرت کے خوف وحزن سے محفوظ رہتا ہے۔یہی ایمان اور تقویٰ ہے جو آدمی کو ولایت کے درجہ تک پہنچاتا ہے۔

(۹) إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (الاحقاف:۱۳)

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ اس پر قائم رہے تو ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

خوف اور حزن سے بچنے کا قرآنی فارمولہ یہ ہے کہ آدمی دین پر استقامت کے ساتھ قائم رہے چاہے جتنے ہی کٹھن مراحل نگاہوں کے سامنے ہوں۔

(۱۰) إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ (حم. السجدة:۳۰)

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ اس پر قائم رہے۔ان پر فرشتے اتریں گے اور کہیں گے کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے خوشی مناؤ۔

خوف اور حزن سے بچنے اور جنت کو پانے کا قرآنی فارمولہ یہ ہے کہ دینِ حق پر استقامت کے ساتھ قائم رہیں۔

(۱۸) متقی بننے کا فارمولہ

(۱) یَا أَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُواْ رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرة: ۲۱)

اے لوگو! تم اپنے اس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تا کہ تم متقی بن جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے متقی بننے کا یہ فارمولہ پیش کیا ہے کہ تمہیں متقی بننے کیلئے اس رب کی عبادت کرنی ہوگی جس نے تم کو بھی پیدا کیا اور تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں انہیں بھی پیدا کیا۔ معلوم یہ ہوا کہ متقی بننے کا فارمولہ عبادتِ خداوندی ہے۔

(۲) وَإِذْ أَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ خُذُواْ مَا آتَیْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُواْ مَا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرة: ۶۳)

اور جب ہم نے تم سے عہد کرلیا اور کوہِ طور کو تم پر اٹھا کھڑا کیا اور حکم دیا کہ جو کتاب ہم نے تم کو دی ہے اس کو زور سے پکڑے رہو اور جو اس میں لکھا ہے اسے یاد رکھو تا کہ عذاب سے محفوظ رہو۔

بنی اسرائیل کو تقویٰ کے حصول کے لئے یہ تعلیم دی گئی کہ وہ اپنی آفاقی کتاب تورات کو مضبوطی سے تھام لیں اور اس کتاب سے نصیحت حاصل کریں تا کہ وہ متقی بن جائیں۔ اس آیت سے مسلمانوں کو یہ فارمولہ ملتا ہے کہ وہ متقی بننے کیلئے آخری پیغمبر ﷺ پر نازل شدہ آخری آسمانی کتاب کی تعلیمات پر قائم رہیں اور اس کی نصیحتوں پر عمل پیرا ہوں، یہی وہ عمل ہے جس کے ذریعہ وہ متقی بن سکتے ہیں۔

(۳) لَّیْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّواْ وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَـكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الآخِرِ وَالْمَلآئِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِیِّیْنَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِیْ الْقُرْبَى وَالْیَتَامَى وَالْمَسَاكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِیْ الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُواْ وَالصَّابِرِیْنَ فِیْ الْبَأْسَاء والضَّرَّاء وَحِیْنَ الْبَأْسِ أُولَـئِكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوا وَأُولَـئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (البقرة: ۱۷۷)

نیکی یہی نہیں کہ تم مشرق و مغرب کو قبلہ سمجھ کر ان کی طرف منہ کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ پر اور روزِ آخر پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائیں۔ اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنوں کے چھڑانے میں خرچ کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جب عہد کرلیں تو اس کو پورا کریں اور سختی اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت

ثابت قدم رہیں۔ یہی لوگ ہیں جو ایمان میں سچے ہیں اور یہی ہیں جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔

سچے اور متقی بننے کا قرآنی فارمولہ یہ ہے کہ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد ادا کئے جائیں جیسا کہ اس آیت میں بتلایا گیا ہے کہ سچے اور متقی وہی لوگ ہیں جنھوں نے اللہ پر قیامت پر کتابِ الٰہی پر اور نبیوں پر ایمان رکھا اور اس کے ساتھ رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنے والوں کو دیا، غلاموں کو آزاد کیا، اور ہرنا گفتہ بہ حالت میں صبر سے کام لیا۔

(۴) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (البقرة: ۱۸۳)

مومنو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم پرہیزگار بنو۔

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو متقی بننے کا ایک فارمولہ یہ بھی دیا ہے کہ وہ ماہِ رمضان کے فرض روزے رکھیں۔

(۵) وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُواْ لِي وَلْيُؤْمِنُواْ بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (البقرة: ۱۸۶)

اور اے پیغمبر جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں انہیں معلوم ہو کہ میں تو تمہارے پاس ہی ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہئے کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان رکھیں تا کہ نیک راستہ پائیں۔

(۶) تِلْكَ حُدُودُ اللّهِ فَلاَ تَقْرَبُوهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ (البقرة: ۱۸۷)

یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جانا۔ اسی طرح اللہ اپنی آیتیں لوگوں کے سمجھانے کے لئے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تا کہ وہ پرہیزگار بنیں۔ متقی بننے کا ایک فارمولہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو حدود متعین و مقرر فرمائے ہیں ان حدود کو پار کرنے سے گریز کریں بلکہ ان حدود کے قریب بھی نہ جائیں۔

(۷) وَأَن تَعْفُواْ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى (البقرة: ۲۳۷)

اور یہ کہ تم معاف کر دو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ تقویٰ اور پرہیزگاری کے قریب پہنچ جائے تو اسکو چاہئے کہ آپسی معاملات میں چاہے وہ ازدواجی زندگی کا معاملہ ہو چاہے وہ قرابتداری کا معاملہ ہو چاہے وہ دوستانہ معاملات

ہوں، چاہے وہ کاروباری معاملات ہوں، آپس میں ایک دوسرے کی طرف سے پہنچنے والی اذیت کو معاف کردے۔ یہ وہ وصفِ خصوصی ہے جس کے ذریعہ آدمی تقویٰ اور پرہیز گاری کے قریب پہنچ جاتا ہے۔

(۸) وَسَارِعُواْ إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ○ الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاء وَالضَّرَّاء وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ (آلِ عمران: ۱۳۴)

اور اپنے پروردگار کی بخشش اور اس بہشت کی طرف لپکو جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے اور جو پرہیز گاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ جو آسودگی اور تنگی میں اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو روکتے اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں۔ اور اللہ نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے۔

جس جنت کو اللہ تعالیٰ نے متقیوں کیلئے تیار کیا ہے اس درجہ کے متقی بننے کیلئے جن اوصاف کو اختیار کرنا چاہئے ان میں سے چند اوصاف یہ ہیں، ایک یہ کہ خوشحالی اور تنگدستی دونوں حالتوں میں اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے، ناموافق حالات آجائیں تو غصے کو پی لیا جائے اور لوگوں کو معاف کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ جن کے اندر یہ اوصاف ہوں گے وہ متقی کہلائے جائیں گے۔ ایک تو یہ کہ متقی بننے کا فارمولہ سامنے آ گیا اور دوسری بات یہ بھی آگئی کہ اللہ کے محبوب بننے کا فارمولہ یہ ہے کہ نیکی کے کام کئے جائیں، اس لئے کہ نیکی کے کام کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں۔

(۸) وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْواهُمْ (محمد: ۱۷)

اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں انکو وہ مزید ہدایت بخشتا ہے اور انکو پرہیز گاری عنایت کرتا ہے۔
اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ تقویٰ کی توفیق اس کو نصیب ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ ہدایت پر قائم رہے۔

(۱۹) توبہ کی قبولیت کا فارمولہ

(۱) إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوَءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُوْلَـئِكَ يَتُوبُ اللّهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّهُ عَلِيماً حَكِيماً (النساء: ۱۷)

اللہ انہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانی سے بری حرکت کر بیٹھتے ہیں پھر جلد توبہ کر لیتے ہیں پس ایسے لوگوں پر اللہ توجہ کرتا ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا ہے حکمت والا ہے۔

اگر مومن و مسلمان یہ چاہتا ہے کہ اس کے کئے ہوئے گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف کردے تو اسے چاہئے کہ فوری توبہ کی جانب مائل ہو اور گڑ گڑا کر اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی فوراً مانگ

لے۔ اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کی توبہ قبول کر لیتے ہیں جو گناہ کے فوری بعد ہی نادم و شرمندہ ہو کر توبہ کر لیتے ہیں۔اس آیت میں یَتُوبُونَ مِن قَرِیبٍ کا جملہ اس جانب اشارہ کرتا ہے۔

(۲) وَمَن يَعْمَلْ سُوءاً أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّهَ يَجِدِ اللّهَ غَفُوراً رَّحِيماً (النساء:۱۱۰)

اور جو برا عمل کرے یا اپنے آپ پر ظلم کرے پھر اللہ سے مغفرت کا طلبگار ہو تو اللہ کو خوب بخشنے والا اور مہربان پائے گا۔

بندہ جب یہی چاہتا ہے کہ اس کا پروردگار اسکو معاف کر دے اور اس پر مہربانی کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے گناہ کے فوری بعد استغفار کرے۔

(۲۰) ازدواجی زندگی کو کامیاب بنانے کا فارمولہ

(۳) وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَن تَكْرَهُواْ شَيْئاً وَيَجْعَلَ اللّهُ فِيهِ خَيْراً كَثِيراً (النساء:۱۹)

اور ان کے ساتھ اچھی طرح گزر بسر کرو اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو ہوسکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ نے اس میں بہت سی خوبیاں رکھی ہوں۔

ازدواجی زندگی انتہائی نازک زندگی ہے، بعض اوقات آدمی اپنی بیوی کی کسی ایک کمزوری یا نقص سے اس قدر دلبرداشتہ ہو جاتا ہے کہ اس کو ایک بڑا مسئلہ بنا کر اس کو اپنی زندگی سے جدا کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے۔قرآنِ مجید نے یہ بہترین فارمولہ ایک شوہر کو دیا کہ وہ اپنی بیوی سے اچھی طرح برتاؤ رکھے، اس کی کسی ایک کمزوری یا برائی پر اپنی نظریں نہ گاڑھی رکھے ایسا شخص اپنی ازدواجی زندگی میں ناکام ہو جاتا ہے، اس لئے کہ وہ عورت ہے اس کے اندر ایک خامی ہوگی مگر ننانوے خوبیاں بھی تو ہوں گی۔

قرآنِ مجید نے ازدواجی زندگی کو بہتر بنانے کا فارمولہ یہ دیا ہے کہ عورت کی ایک خامی اور کمزوری پر نظر رکھنے کے بجائے اس کی دیگر خوبیوں پر نگاہ رکھے اور اس کے ساتھ بہتر روش اختیار کرے۔

(۴) اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنفَقُواْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ (النساء:۳۴)

مرد عورتوں پر نگران ہیں اس لئے کہ اللہ ہی نے بعض کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور اس لئے کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔

ازدواجی زندگی میں مرد کا حقیقی معنیٰ میں نگران بنے رہنا اسی وقت ممکن ہے جبکہ وہ اپنا مال اپنی بیوی بچوں پر خرچ کرے۔ اگر وہ بیوی بچوں پر خرچ کرنے کے بجائے بیوی بچوں یا ان کے سرپرستوں ہی سے جوڑے کی رقم یا جہیز کی اشیاء کا مطالبہ کرے تو وہ عورت پر نگران اور قوام کا درجہ کیسے پا سکتا ہے؟ قرآنِ مجید مردوں کو عورتوں پر نگران بنے رہنے کا فارمولہ یہ پیش کرتا ہے کہ وہ اپنی عورتوں پر اپنا مال خرچ کریں۔ ازدواجی زندگی کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کا فارمولہ یہ ہے کہ مرد بیوی پر خرچ کرے نہ کہ بیوی سے مال کا مطالبہ کرے۔

(۵) **اِنۡ یُّرِیۡدَاۤ اِصۡلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰہُ بَیۡنَہُمَا** (النساء:۳۵)

اگر یہ دونوں صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کر دیں گے۔

میاں بیوی میں نا اتفاقی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ نا اتفاقی اس وقت بڑھتی ہے جب دونوں کے دلوں میں بدنیتی ہو یا دونوں میں سے کسی ایک کے دل میں بدنیتی ہو۔ اگر دونوں کے دلوں میں اچھی نیت ہو، معاملہ کو سدھارنے کا ارادہ ہو تو پھر دونوں میں ہم آہنگی پیدا ہو جائے گی پھر ازدواجی زندگی کی یہ گاڑی شاہراہِ ترقی پر تیز رفتاری سے چل پڑے گی۔ قرآنِ مجید کامیاب ازدواجی زندگی کا فارمولہ یہ دیتا ہے کہ **اِنۡ یُّرِیۡدَاۤ اِصۡلَاحًا** کہ دونوں کے دلوں میں نیک نیتی ہوتی ہے تو پھر دونوں میں ہم آہنگی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

(۲۱) غلطی سے بچنے کا فارمولہ

(۱) **یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اَنۡ تَضِلُّوۡا وَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ** (النساء:۱۷۶)

اللہ تم سے کھول کر بیان فرماتے ہیں کہ کہیں تم غلطی میں نہ پڑ جاؤ۔

اس آیت سے یہ فارمولہ حاصل ہوتا ہے کہ آپسی معاملات میں ہر ہر پہلو کو واضح کرنا اس بات کا ذریعہ ہے کہ سامنے والا غلطی سے بچ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے وراثت سے متعلق جزئیات کی وضاحت فرما کر یہ حقیقت بیان فرما دی کہ اللہ تعالیٰ تم سے کھول کھول کر بیان فرماتے ہیں کہ کہیں تم غلطی میں نہ پڑ جاؤ۔ عموماً آپسی معاملات میں جو جزئیات طئے کی جاتی ہیں ان میں وضاحت نہ ہونے کے نتیجہ میں آپسی تنازعہ پیدا ہو جاتا ہے۔

(۲۲) 'انسانیت کی بنیاد پر انصاف' کا فارمولہ

(۱) یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُواْ کُونُواْ قَوَّامِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلاَ یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَی أَلاَّ تَعْدِلُواْ اعْدِلُواْ ھُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَی (المائدۃ:۸)

اے ایمان والو اللہ کا حق ادا کرنے والے اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے رہو کسی قوم کی دشمنی تم کو ناانصافی پر آمادہ نہ کرے یہی تقویٰ سے قریب تر ہے۔

اسلام میں عدل و انصاف کا وہ پیارا اور صاف و شفاف نظام ہے کہ اس میں نیک اور بد، فرمانبردار و نافرمان، مسلمان اور غیر مسلم اور اپنے اور بیگانے کا کوئی فرق نہیں۔ انصاف ہر ایک کے ساتھ ضروری ہے۔ قرآنِ مجید امن وامان کی برقراری اور انسانیت کے تحفظ کیلئے یہ فارمولہ مسلمانوں کو دیتا ہے کہ وہ کسی قوم کی دشمنی کی وجہ سے اس قوم کے ساتھ ناانصافی پر اتر نہ آئیں بلکہ اس قوم کے ساتھ بھی انصاف کا برتاؤ کریں۔

(۲۳) جنت میں انبیاء کی رفاقت پانے کا فارمولہ

(۱) وَمَنْ یُطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُولَ فَأُوْلَـئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ أَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِم مِّنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَحَسُنَ أُولَـئِکَ رَفِیْقاً (النساء:۶۹)

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ قیامت کے روز ان لوگوں کے ساتھ ہوں کے جن پر اللہ نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے۔

ان لوگوں کیلئے جو جنت میں نبی رحمت ﷺ کی قربت اور نزدیکی چاہتے ہیں ان کے لئے بہترین فارمولہ یہ ہے کہ وہ دنیا میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت اختیار کریں۔

(۲۴) اپنا کام بنانے کا فارمولہ

(۱) وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ وَکَفَی بِاللّٰہِ وَکِیْلاً (النساء:۸۱)

اور اللہ پر بھروسہ کیجئے اور اللہ ہی کام بنانے کے لئے کافی ہے۔

اس آیت میں اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ اگر بندہ یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے کام کو بنادے اسے چاہئے کہ وہ اللہ پر بھروسہ کرے۔ جو اللہ پر بھروسہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے کام بنادے گا۔

(۲۵) قبولیتِ اعمال کا فارمولہ

(۱) قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (المائدۃ:۲۷)

(ہابیل نے کہا) اللہ تعالیٰ تقویٰ والوں ہی کا عمل قبول کرتے ہیں۔

اس سے ہمیں یہ فارمولہ ملتا ہے کہ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے اعمال بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوں تو ہمیں تقویٰ کی روش اختیار کرنی ہوگی۔

(۲۶) ساری انسانیت کو حیات بخشنے کا فارمولہ

(۱) وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعاً (المائدۃ:۳۲)

اور جس نے ایک کی جان بچائی گویا اس نے پوری انسانیت کو بچایا۔

کس قدر قیمتی ہے پوری انسانیت کی جان بچانے کا فارمولہ کہ کسی ایک انسان کی جان بچالی جائے۔

(۲۷) قصاص میں زندگی کا فارمولہ

(۱) وَلَكُمْ فِيْ الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَاْ أُولِيْ الأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْن (البقرۃ:۱۷۹)

اور اے اہلِ عقل حکم قصاص میں تمہاری زندگانی ہے کہ تم قتل وخونریزی سے بچو۔

اسلام میں قصاص کا جو قانون نافذ کیا گیا ہے اس میں بظاہر قصاص کی وجہ سے ایک آدمی کی جان جاتی ہے مگر وہ ایک واقعہ ہزاروں زندگیوں کا ضامن بن جاتا ہے۔

(۲۸) چوری کو معاشرہ سے ختم کرنے کا فارمولہ

(۱) وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُواْ أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالاً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (المائدۃ:۳۸)

اور چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت ان کا ایک ایک ہاتھ کاٹ دو۔ یہ ان کے کرتوتوں کی سزا اور اللہ کی طرف سے عبرت کے طور پر ہے اور اللہ زبردست ہے صاحبِ حکمت ہے۔

جب کسی کو چوری کرنے پر اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں تو یہ ایک چور کے دونوں ہاتھ ہزاروں لوگوں کیلئے عبرت کا سامان ہوں گے اور قصاص کا یہ فارمولہ معاشرہ کو چوری جیسے اذیت ناک جرم سے دور کر دے گا۔

(۲۹) رزق کے حصول کا فارمولہ

(۱) وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُواْ التَّوْرَاةَ وَالإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيهِم مِّن رَّبِّهِمْ لأكَلُواْ مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِم (المائدة:٦٦)

اوراگروہ تورات اورانجیل کواور جو کتابیں ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئیں ان کوقائم کرتے توان پررزق مینہ کی طرح برستا کہ اپنے اوپر سے اور پاؤں کے نیچے سے کھاتے۔

اللہ تعالیٰ نے جس قوم کوجوآسمانی کتاب عطا کی وہ قوم اگراس آسمانی کتاب کوتھام لےاوراس کےاحکامات کی پابندی کرےتواللہ تعالیٰ اس قوم کواوپر سےبھی رزق دیں گےاورنیچے سےبھی۔

آسمان اور زمین سے ملنے والے رزق کے حصول کا قرآنی فارمولہ یہی ہے کہ آسمانی مقدس کتاب کواپنی زندگی کانصب العین بنالیاجائے۔

(۲) وَلاَ تَقْتُلُواْ أَوْلاَدَكُم مِّنْ إمْلاَقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ (الانعام:١٥١)

اورناداری کےاندیشے سےاپنی اولادکوقتل نہ کرنا کیونکہ تم کواوران کوہم ہی رزق دیتے ہیں۔

قرآنِ مجید نے یہ فارمولہ ان لوگوں کودیاہے جوافلاس کی وجہ سےاپنی اولادکوقتل کردیتے ہیں، اولادکوروزی باپ ہونے کی حیثیت سےتم نہیں دیتے بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں روزی کی تقسیم ہمارے ہاتھ میں ہے،ہم تم کواورتمہاری اولادکورزق دیتے ہیں۔

(۳) وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقاً حَسَناً وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (الحج:٥٨)

اورجن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھرمارے گئے یامر گئے،ان کواللہ اچھی روزی دے گااوربیشک اللہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

اللہ کی راہ میں ہجرت اورشہادت جنت میں بہترین روزی کاسبب ہے۔

(۴) وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجاً ۝ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْراً (الطلاق:٣)

روزی کے پانے کافارمولہ یہ ہے کہ آدمی تقویٰ کی روش اختیارکرلے۔

(۳۰) اسلام میں پورے کے پورے داخل ہونے کا فارمولہ

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ ادْخُلُواْ فِيْ السِّلْمِ كَآفَّةً وَلاَ تَتَّبِعُواْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (البقرة: ۲۰۸)

مومنو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو۔ وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو اور صد فیصد مسلمان بن جائے وہ شیطان کے نقشِ قدم پر چلنے سے اپنے آپ کو بچائے۔

(۳۱) قیامت کے دن کی برتری کے حصول کا فارمولہ

(۱) وَالَّذِيْنَ اتَّقَواْ فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (البقرة: ۲۱۲)

وہ قیامت کے دن ان سے اوپر ہوں گے۔

اس آیت نے قیامت کے دن کی فوقیت اور برتری کا یہ فارمولہ دیا کہ تقویٰ کی روش اختیار کر لی جائے۔

(۳۲) ایک کے بدلہ سات سو گنا اجر حاصل کرنے کا فارمولہ

(۵۰) مَّثَلُ الَّذِيْنَ يُنفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّئَةُ حَبَّةٍ وَاللّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (البقرة: ۲۶۱)

جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے مال کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اگیں اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہوں۔ اور اللہ جس کے اجر کو چاہتا ہے اور زیادہ کرتا ہے اور اللہ کشائش والا ہے سب کچھ جاننے والا ہے۔

ایک کے بدلہ سات سو گنا اجر پانے کا فارمولہ یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کیا جائے۔

(۳۳) اللہ تعالیٰ کے ہمیں یاد کرنے کا فارمولہ

(۱) فَاذْكُرُوْنِيْ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُواْ لِيْ وَلاَ تَكْفُرُوْنِ (البقرة: ۱۵۲)

سو تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کیا کروں گا اور میرا احسان مانتے رہنا اور میری ناشکری نہ کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے واضح انداز میں اپنا یہ اصول بتلا دیا ہے کہ میں تمہیں اس وقت یاد کروں گا جب تم مجھے یاد کرو گے۔ کتنا پیارا فارمولہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور کس قدر آسان بھی ہے۔ زمین پر بندے کا

اللہ کو یاد کرنا کمال نہیں ہے' آسمان کی بلندیوں پر اللہ تعالیٰ کا ہمیں یاد کرنا کمال ہے۔ جب بھی تمہارا یہ جی چاہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں یاد کرے تم فوراً ہی اپنے رب کو یاد کرلو' تنہائی میں رہو یا مجمع میں' خلوت میں ہو یا جلوت میں' تم اپنے رب کو جس قدر یاد کرو گے تمہارا رب تمہیں اسی قدر یاد کریں گے۔

(۳۴) دھوکہ سے بچنے کا فارمولہ

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا (البقرة: ۲۸۲)

مومنو! جب تم آپس میں کسی میعادِ معین کے لئے قرض کا معاملہ کرنے لگو تو اسکو لکھ لیا کرو اور لکھنے والا تم میں کسی کا نقصان نہ کرے بلکہ انصاف سے لکھے نیز لکھنے والا جیسا اللہ نے اسے سکھایا ہے لکھنے سے انکار بھی نہ کرے اور دستاویز لکھ دے۔ اور جو شخص قرض لے وہی دستاویز کا مضمون بول کر لکھوائے اور اللہ سے جو اس کا مالک ہے خوف کرے اور زرِ قرض میں سے کچھ کم نہ لکھوائے۔

تجارتی معاملات ہوں یا دیگر معاملات جب ہم ایک دوسرے سے کوئی چیز خریدیں یا فروخت کریں یا کسی کو چھوٹی یا بڑی رقم ادھار دیں یا لیں ان تمام امور میں دھوکہ سے یا کسی بھی قسم کی تلخی یا نقصان سے بچنے کا قرآنِ مجید نے یہ بہترین فارمولہ دیا ہے کہ ہم تحریری طور پر گواہوں کی موجودگی میں یہ معاملہ کریں تاکہ کسی بھی قسم کی بدنیتی کے موقع پر یا کسی بھی قسم کے حادثہ کے موقع پر یہ تحریر کام آسکے اور ہمیں اپنا حق مل سکے یا کسی دوسرے کا حق مارا نہ جائے۔

(۳۵) مال بڑھانے کا فارمولہ

(۱) يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ (البقرة: ۲۷۶)

اللہ سود کو نابود یعنی بے برکت کرتا اور خیرات کی برکت کو بڑھاتا ہے۔

عموماً ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جو شخص سودی کاروبار کررہا ہے اس کا مال بہت بڑھ رہا ہے اور جو صدقہ کررہا ہے اس کا مال کم ہورہا ہے مگر قدرت نے ایک نظام بنایا ہے وہ یہ کہ جو سودی کاروبار کرتا ہے' بظاہر اس کے پاس مال بڑھ رہا ہے مگر اس کے مال کی برکت ختم ہوجاتی ہے اور جو صدقہ وخیرات کررہا ہے اگرچہ کہ اس کے پاس سے بظاہر مال کم ہوا ہے مگر اس صدقہ کی برکت یہ ہوتی ہے کہ تھوڑے سے روپیوں میں زیادہ سے زیادہ کام اللہ تعالیٰ بنادیتے ہیں۔

(۳۶) نیکی حاصل کرنے کا فارمولہ

(۱) لَن تَنَالُواْ الْبِرَّ حَتَّى تُنفِقُواْ مِمَّا تُحِبُّونَ وَمَا تُنفِقُواْ مِن شَيْءٍ فَإِنَّ اللّهَ بِهِ عَلِيمٌ (آلِ عمران: ۹۲)

مومنو! جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمہیں عزیز ہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے کبھی نیکی حاصل نہ کر سکو گے اور جو چیز تم خرچ کرو گے اللہ اس کو جانتا ہے۔

جو لوگ حقیقی نیکی کے طلبگار ہیں ان کے لئے قرآنی فارمولہ تیار ہے انہیں چاہئے کہ حقیقی نیکی کو پانے کیلئے وہ چیز اللہ کی راہ میں خرچ کریں جو انہیں محبوب اور پسندیدہ ہے۔

(۳۷) بہترین امت بننے کا فارمولہ

(۱) كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّهِ (آلِ عمران: ۱۱۰)

مومنو! تم بہترین امت ہو جسے لوگوں کی ہدایت کیلئے میدان میں لایا گیا ہے کہ تم نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اگر کوئی بہترین امت میں کا ایک فرد بننے کا عزم و ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ لوگوں کی نفع رسانی کیلئے جئے‘ لوگوں کی نفع رسانی اور خیر خواہی کی سب سے پہلی علامت یہ ہے کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے لوگوں کو بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ بہترین امت بننے کا یہی بہترین فارمولہ ہے۔

(۳۸) صالح بننے کا فارمولہ

(۱) لَيْسُواْ سَوَاءً مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللّهِ آنَاء اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ ○ يُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُوْلَئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ (آلِ عمران: ۱۱۳.۱۴)

یہ بھی سب ایک جیسے نہیں ہیں۔ ان اہلِ کتاب میں کچھ اچھے لوگ بھی ہیں۔ جو رات کے وقت اللہ کی آیتیں پڑھتے اور اس کے آگے سجدے کرتے ہیں۔ وہ اللہ پر اور روز آخر پر ایمان رکھتے اور اچھے کام کرنے کو کہتے اور بری باتوں سے منع کرتے اور نیکیوں پر لپکتے ہیں اور یہی لوگ نیکوکار ہیں۔

جو لوگ صالحین کی فہرست میں اپنا نام تحریر کروانا چاہتے ہوں انہیں کتابِ الٰہی کی تلاوت دن رات کرنی ہوگی۔ رب ذوالجلال کے سامنے سربسجود ہونا پڑے گا' اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے لوگوں کو بھلائی کا حکم دینا ہوگا اور برائی سے روکنا ہوگا اور نیک کاموں کی انجام دہی میں کاہلی اور کوتاہی کے بجائے سبقت سے کام لینا ہوگا' جب کہیں چل کر وہ صالحین کی فہرست میں شامل ہو سکتا ہے' صالحین میں شمار ہونے کا یہ ہے وہ فارمولہ جو قرآنِ مجید نے بیان کیا ہے۔

(۳۹) دشمن کی تدبیروں سے محفوظ رہنے کا فارمولہ

(۱) وَإِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ لاَ يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئاً إِنَّ اللّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ (آلِ عمران: ۱۲۰)

اور اگر تم تکلیفوں کو برداشت اور نافرمانی سے کنارہ کشی کرتے رہو گے تو ان کا فریب تمہیں کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ یہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ اس کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

دشمن کی ناپاک تدبیروں کے ضرر اور نقصان سے بچنے کا قرآنی فارمولہ یہ ہے کہ آنے والے مشکل حالات میں صبر سے کام لیا جائے اور تقویٰ کا دامن تھام لیا جائے۔ صبر اور تقویٰ دشمن کی ناپاک تدبیروں کے ضرر اور نقصان سے محفوظ رکھتے ہیں۔

(۴۰) نصرتِ الٰہی کا فارمولہ

(۱) بَلَى إِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَـذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلافٍ مِّنَ الْمَلآئِكَةِ مُسَوِّمِينَ (آلِ عمران: ۱۲۵)

ہاں کیوں نہیں اگر تم دل کو مضبوط رکھو اور نافرمانی سے بچتے رہو اور کافر تم پر جوش کے ساتھ دفعتہً حملہ کر دیں تو تمہارا پروردگار پانچ ہزار فرشتے جن پر نشان ہوں گے تمہاری مدد کو بھیجے گا۔

صبر اور تقویٰ یہ دو عمل ایسے ہیں کہ ان کے ذریعہ سے اللہ کی مدد حاصل کی جا سکتی ہے۔

(۴۱) اللہ کے محبوب بننے کا فارمولہ

(۱) وَاللّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ (آلِ عمران: ۱۴۸)

اور اللہ نیکو کاروں کو دوست رکھتا ہے۔

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب و پسندیدہ بن جائے اس کو چاہئے کہ اس دنیا میں نیکیاں ہی نیکیاں کرتا رہے۔ عبادت کے ذریعہ اللہ کا حق ادا کرے اور خدمت کے ذریعہ اس کی پیاری مخلوق کا حق ادا کرے۔

(۲) إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ (آلِ عمران: ۱۵۹)

بے شک اللہ توکل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی محبت کو پانے کے کئی فارمولے قرآنِ مجید میں جگہ جگہ بیان کئے گئے ہیں، انہی میں سے ایک فارمولہ یہ بھی ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ پر توکل کرے۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے محبت کریں گے۔

(۴۲) لوگوں کو اپنے سے قریب کرنے کا فارمولہ

(۶۷) فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظّاً غَلِيظَ الْقَلْبِ لاَنفَضُّواْ مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الأَمْرِ (آلِ عمران: ۱۵۹)

پھر اے نبی اللہ کی مہربانی سے تم ان لوگوں کے لئے نرم مزاج واقع ہوئے ہو اور اگر تم بدخواور سخت دل ہوتے تو یہ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے۔ سو ان کو معاف کردو اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت مانگو اور اپنے کاموں میں ان سے مشورہ لیا کرو۔

چونکہ نبی رحمت ﷺ نرم دل تھے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کو ہمیشہ گھیرے ہوئے رہتے تھے، اگر بالفرض حضور ﷺ سخت دل ہوتے تو آپ ﷺ کے اطراف کوئی نظر نہ آتا۔ معلوم یہ ہوا کہ قرآنِ مجید اس آیت کے ذریعہ مسلمانوں کو یہ فارمولہ دے رہا ہے کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے قریب رہیں اور تمہیں گھیرے رہیں تو تمہیں نرم دلی کے ساتھ سب کے ساتھ رہنا ہوگا۔

(۴۳) عقلمند بننے کا فارمولہ

(۶۹) إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لِّأُوْلِي الأَلْبَابِ ○ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّهَ قِيَاماً وَقُعُوداً وَعَلَىَ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذا بَاطِلاً سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آلِ عمران: ۱۹۱)

بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے بدل کر آنے جانے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے اور کہتے ہیں کہ اے پروردگار تو نے اس کائنات کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا۔تو پاک ہے۔آپ قیامت کے دن ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیے۔

اللہ نے ان دو آیتوں میں ان لوگوں کو عقلمند قرار دیا ہے جو کھڑے بیٹھے اور لیٹے ذکر کرتے ہیں اور زمین وآسمان کی تخلیق کے بارے میں غور وفکر کرتے ہیں۔معلوم یہ ہوا کہ اگر کسی کو واقعی عقلمند بننا ہو تو اس کا فارمولہ یہی ہے کہ وہ اس رب کا کثرت سے ذکر کرے جس نے اس کو پیدا کیا اور زمین وآسمان کو دیکھ کر غور وفکر کرے اور اس پوری کائنات کے خالق ومالک کی قوت وطاقت کے بارے میں تدبر کرے۔

(۴۴) دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچنے کا فارمولہ

(۱) أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَن يَفْعَلُ ذَٰلِكَ مِنكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ (البقرة: ۸۵)

یہ کیا بات ہے کہ تم کتاب اللہ کے بعض احکام کو تو مانتے ہو اور بعض سے انکار کئے دیتے ہو تو جو تم میں سے ایسی حرکت کریں ان کی سزا اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ دنیا کی زندگی میں تو رسوائی ہو اور قیامت کے دن سخت سے سخت عذاب میں ڈال دیئے جائیں اور جو کام تم کرتے ہو اللہ ان سے غافل نہیں۔

اللہ تعالیٰ جس قوم کو جو آسمانی کتاب عطا کرتے ہیں اس قوم کی دینی ذمہ داری ہے کہ وہ قوم اس کتاب کے ہر حکم پر ایمان لائے اگر وہ قوم اس کتاب کی بعض باتوں پر ایمان لے آئے گی جو باتیں ان کو پسند ہوں اور بعض باتوں کا انکار کرے گی جو ان کو ناپسند ہوں تو پھر اس قوم کو اس بات کا انتظار کرنا ہوگا کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ اس قوم کو ذلت ورسوائی کا مزہ چکھا دے اور قیامت کے دن عذاب اس قوم کا استقبال کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعہ امت محمدیہ کو یہ فارمولہ دیا ہے کہ اگر وہ دنیوی ذلت ورسوائی اور عذابِ آخرت سے بچنا چاہیں تو انہیں قرآنِ مجید جیسی کتاب پر پورے طور پر ایمان لانا ہوگا' اگر کسی بھی ایک بات کا انکار کریں (جو قرآنِ مجید میں ہے) تو وہ عمل ان کی ذلت ورسوائی اور عذاب کا ذریعہ بن جائے گا۔

(۴۵) دوزخ سے بچنے کا فارمولہ

(۱) بَلَى مَن كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (البقرة: ۸۱)

ہاں کیوں نہیں جو برے کام کرے اور اس کے گناہ ہر طرف سے اس کو گھیر لیں تو ایسے لوگ دوزخ میں جانے والے ہیں اور وہ ہمیشہ اس میں جلتے رہیں گے۔

برے اعمال کرنا اور اپنی زندگی کو خطاؤں اور لغزشوں سے پُر کر لینا وہ بدترین راہ ہے جس کی منزل دوزخ ہے جس میں ہمیشہ رہنا ہوگا' اگر کوئی شخص صدقِ دل سے اس بات کی سچی آرزو رکھتا ہو کہ وہ دوزخ سے بچ جائے' اس کے لئے قرآنی فارمولہ یہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو خطاؤں اور گناہوں سے پاک کرے۔ دوزخ سے بچنے کا یہی بہترین فارمولہ ہے۔

(۴۶) مستقبل کے کاموں کی تکمیل کا فارمولہ

(۱) وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَلِكَ غَداً ○ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَى أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَذَا رَشَداً (الکھف: ۲۴)

اور کسی کام کی نسبت نہ کہنا کہ میں اسے کل کر دوں گا۔ مگر ان شاء اللہ کہہ کر یعنی اگر اللہ چاہے تو کر دوں گا اور جب اللہ کا نام لینا بھول جاؤ تو یاد آنے پر لے لو اور کہہ دو کہ امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے اس سے بھی زیادہ ہدایت کی باتیں بتائے۔

ہمارا ہر کام اللہ کے ارادہ پر موقوف ہے۔ ہم اپنے اگلے کام کے بارے میں وثوق کے ساتھ یہ بتلا نہیں سکتے کہ وہ کام ہم کر پائیں گے، اس لئے مستقبل کے کاموں کی تکمیل میں عافیت اور حسن انجام کا قرآنی فارمولہ یہ ہے کہ ہم ہر کام کے کرنے کی بات کہتے ہوئے ان شاء اللہ کا یہ پیارا نافع اور مفید جملہ ضرور کہیں۔ ان شاء اللہ۔

(۲) قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ (البقرة: ۷۰)

انہوں نے کہا (اب کے) پروردگار سے پھر درخواست کیجئے کہ ہم کو بتا دے کہ وہ اور کس کس طرح کا ہو کیونکہ بہت سے بیل ہمیں ایک دوسرے کے مشابہ معلوم ہوتے ہیں اور اللہ نے چاہا تو ہمیں ٹھیک بات معلوم ہو جائے گی۔

بنی اسرائیل کوایک خاص معاملہ میں گائے ذبح کرنے کاحکم دیا گیا تھامگر بنی اسرائیل نے اس گائے کوفوراً ذبح کرنے کے بجائے اس میں اپنی جانب سے سوالات کرنے لگے کہ اس گائے کا رنگ کیسا ہواور وہ گائے کیسی ہو وغیرہ جیسے جیسے بنی اسرائیل گائے کے سلسلہ میں سوالات کرتی رہی اللہ تعالیٰ اس گائے کے سلسلہ میں شرائط بڑھاتے رہے لیکن جب بنی اسرائیل نے ان شاء اللہ کہا تو پھراس ان شاء اللہ کی برکت سے وہ گائے انہیں مل گئی اوران کا وہ کام مکمل ہوگیا۔سورۂ بقرہ کی یہ آیت ہمیں یہ فارمولہ دے رہی ہے کہ مستقبل سے متعلق کاموں کے سلسلہ میں اللہ کی مشیت کوشامل کریں اس لئے کہ اللہ کی مشیت اورارادے کے بغیرکوئی کام مکمل نہیں ہوگا اور جب بندہ اپنے کام کواللہ تعالیٰ کے ارادے سے جوڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کام کومکمل کردیتے ہیں۔مستقبل کے کاموں کوبحسن وخوبی مکمل کرنے کا یہی فارمولہ ہے کہ ایسے مواقع پران شاء اللہ کہہ لیا جائے۔

(۴۷) اللہ کے عہد سے مستفید ہونے کا فارمولہ

(۱) يَا بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ اذْكُرُواْ نِعْمَتِيَ الَّتِيْ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُواْ بِعَهْدِيْ أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ (البقرة : ۴۰)

اے آلِ یعقوب! میرے وہ احسان یادکرو جومیں نے تم پر کئے تھےاوراس اقرارکو پوراکرو جو تم نے مجھ سے کیا تھامیں اس اقرارکو پوراکروں گا جومیں نے تم سے کیا تھااور مجھی سے ڈرتے رہو۔

عالمِ ارواح میں اللہ تعالیٰ نے بندوں سے یہ عہدلیا تھا کہ کیا میں تمہارارب نہیں ہوں؟اور ہم سب نے کہا تھا کہ ہاں آپ ہمارے رب ہیں۔اس عہد وپیمان کا تقاضا یہ تھا کہ ہم اپنے رب سے کئے ہوئے عہدکو پوراکرتے اوراس کی سچی بندگی کرتے۔اگرآج بھی ہم اللہ تعالیٰ سے کئے گئے عہدکو پوراکریں گےتو اللہ تعالیٰ اس عہدکو پوراکریں گے جوانہوں نے اپنے بندوں سے کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے عہدکو پوراکئے جانے کا فارمولہ یہ ہے کہ ہم اللہ سے کئے ہوئے عہدکو پوراکریں گے۔اللہ تعالیٰ نے کتنی پیاری اورصاف بات بتلائی کہ تم میراعہد پوراکرو میں تمہاراعہد پوراکروں گا۔

(۴۸) نقصان سے بچنے کا فارمولہ

(۱) الَّذِيْنَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مِيْثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِيْ الأَرْضِ أُولَـئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (البقرة : ۲۷)

جو اللہ کے اقرار کو مضبوط کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جس چیز یعنی رشتہ قرابت کے جوڑے رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اسکو قطع کئے ڈالتے ہیں اور زمین میں خرابی کرتے ہیں یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

اس آیت سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ لوگ خسارے میں ہیں جو بدعہدی کرتے ہیں اور رشتے توڑتے ہیں اور زمین میں فساد اور بگاڑ پیدا کرتے ہیں۔اس خسارہ سے بچنے کا فارمولہ یہ ہے کہ آدمی اللہ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرے اور بدعہدی سے بچے۔اللہ تعالیٰ نے جن رشتوں کا پاس ولحاظ رکھنے کا حکم دیا ہے ان رشتوں کا لحاظ رکھے اور قطع رحمی سے بچے اور روئے زمین میں صلاح وفلاح کی کوشش کرے اور زمین میں فساد اور بگاڑ سے اپنے آپ کو بچائے تا کہ وہ نقصان اور خسارہ سے محفوظ رہ سکے۔

(۲) الَّـذِيـنَ آتَيْـنَـاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلاَوَتِهِ أُوْلَـئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمن يَكْفُرْ بِهِ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (البقرة: ۱۲۱)

جن لوگوں کو ہم نے کتاب عنایت کی ہے وہ اس کو ایسا پڑھتے ہیں جیسا اس کے پڑھنے کا حق ہے۔یہی لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کو نہیں مانتے وہی خسارہ پانے والے ہیں۔

خسارہ سے بچنے کا فارمولہ یہ ہے کہ آفاقی کتاب پر ایمان رکھا جائے۔

(۴۹) اللہ تعالیٰ کی مدد پانے کا فارمولہ

(۱) إِيَّاكَ نَعْبُدُ وإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ . (الفاتحہ : ۴)

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی مدد مانگنے میں کامیاب ہونے کا فارمولہ یہ ہے کہ آدمی اللہ ہی کی عبادت کرے۔ جو جس قدر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا وہ اسی قدر اس کی مدد حاصل کرنے کا حقدار ہوگا۔جو جس قدر اللہ کی عبادت سے منہ موڑے گا وہ اسی قدر اس کی مدد سے محروم رہے گا۔جو لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں وہ اسکی عبادت پہلے کریں۔اسی لئے فرض نماز کے بعد کی دعاء کی قبولیت کی بشارت احادیث میں ملتی ہے۔

(۲) وَاسْتَعِينُواْ بِالصَّبْرِ وَالصَّلاَةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلاَّ عَلَى الْخَاشِعِينَ (البقرة: ۴۵)

اور رنج وتکلیف میں صبر اور نماز سے مدد لیا کرو اور بیشک نماز گراں ہے مگر ان لوگوں پر گراں نہیں جو عجز کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی مدد پانے کا فارمولہ یہ ہے کہ آدمی ایک طرف دنیا کی مصیبتوں اور آفتوں پر صبر سے کام لے اور اس مصیبت اور آفت سے چھٹکارے کیلئے اس نماز کا پابند رہے جو اللہ نے اس پر فرض کی ہے' جو مومن و مسلمان صبر کرے گا اور نماز قائم کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مدد کرے گا۔

(۳) وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ (البقرة: ۵۸)

اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے۔

اگر ہم اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم' فضل و احسان اور اس کے انعامات مزید چاہتے ہوں اور یہ پسند کرتے ہوں کہ اس کے مزید احسانات ہم پر جاری رہیں اور اس کا مزید کرم اور فضل ہم پر ہو تو ہمیں اس فارمولہ کو اختیار کرنا پڑے گا جو اس آیت میں دیا گیا ہے' وہ یہ کہ ہمیں خوب سے خوب تر نیکیاں کرنی ہوں گی۔ بندہ جس قدر نیکی کے کام کرے گا چاہے وہ حقوق اللہ سے متعلق ہوں' چاہے وہ حقوق العباد سے متعلق ہوں' ہر قسم کے نیک کام کا نتیجہ یہ ہوگا کہ رب ذوالجلال کا فضل بڑھے گا۔

(۴) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اسْتَعِينُواْ بِالصَّبْرِ وَالصَّلاَةِ إِنَّ اللّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (البقرة: ۱۵۳)

اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۴۵ میں بھی یہی فارمولہ بتلایا گیا' مگر تھوڑے سے فرق کے ساتھ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو پکار کر یہ فارمولہ دے رہے ہیں کہ اے ایمان والو! صبر اور نماز سے اللہ کی مدد حاصل کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔

(۵) أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُواْ الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْاْ مِن قَبْلِكُم مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاء وَالضَّرَّاء وَزُلْزِلُواْ حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللّهِ أَلا إِنَّ نَصْرَ اللّهِ قَرِيبٌ (البقرة: ۲۱۴)

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ یونہی بہشت میں داخل ہو جاؤ گے اور ابھی تم کو پہلے لوگوں کی سی مشکلیں تو پیش آئی ہی نہیں۔ ان کو بڑی بڑی سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ صعوبتوں میں ہلا دیئے گئے۔ یہاں تک کہ پیغمبر اور مومن لوگ جو ان کے ساتھ تھے سب پکار اٹھے کہ کب اللہ کی مدد آئے گی۔ دیکھو اللہ کی مدد عنقریب آنا چاہتی ہے۔

جنت میں داخل ہونے کی قیمت اس دنیا میں اس طرح ادا کرنی ہوگی کہ جو سختی' تنگی' مصیبت اور پریشانی راہ خداوندی میں پیش آئے اور اللہ کے دین پر قائم رہنے کیلئے جس قدر بھی

جھنجھوڑے جائیں ایسے وقت صبر سے کام لیا جائے اور اس رب کو پکارا جائے جو مدد ونصرت کی قوت وطاقت رکھتا ہے، جس طرح پریشان حال بھوکا بچہ اپنی ماں کو پکارتا ہے تو ماں اس بھوکے بچے کے منہ کو اپنے سینہ سے لگا لیتی ہے اور اس کو سیراب کرتی ہے۔ بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کی مدد فرماتے ہیں اور اپنی رحمت کے آغوش میں لیتے ہیں جو اپنی پریشانی کے وقت میں سچے دل سے اپنے رب حقیقی کو پکارتے ہیں۔

(۶) وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُواْ عَلَى مَا كُذِّبُواْ وَأُوذُواْ حَتَّى أَتَاهُمْ نَصْرُنَا (الانعام:۳۴)

اور تم سے پہلے بھی پیغمبر جھٹلائے جاتے رہے۔ تو وہ تکذیب اور ایذا پر صبر کرتے رہے یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد پہنچتی رہی۔

مصیبت پر صبر کرنا اللہ تعالیٰ کی مدد کو دعوت دیتا ہے۔ انبیاء کرام علیھم السلام نے قوموں کی جانب سے دی جانے والی اذیتوں پر صبر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان انبیاء کرام علیھم السلام کی مدد فرمائی۔

(۷) وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ (الحج: ۴۰)

اور جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد فرمائیں گے۔

اس آیت سے یہ فارمولہ ملا کہ اللہ کی مدد اگر پانا ہے تو ہمیں اللہ کی مدد کرنا ہے، یعنی اس کے دین کی سربلندی کی فکریں کرنا اور اس کے راستہ میں خرچ کرنا ہے۔

(۸) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ (محمد:۷)

اے اہلِ ایمان اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔

اللہ کی مدد پانے کا فارمولہ یہ ہے کہ اللہ کی مدد کی جائے اور اللہ کی مدد کا مطلب اس کے دین کی سربلندی کی فکریں اور کوششیں کی جائیں۔

(۵۰) گناہوں کی بخشش کا فارمولہ

(۱) وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُواْ فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُواْ أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُواْ اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُواْ لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّواْ عَلَى مَا فَعَلُواْ وَهُمْ يَعْلَمُونَ.
(آلِ عمران: ۱۳۵)

اور وہ کہ لوگ جو کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے اور

اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے؟ اور جان بوجھ کر اپنے افعال پر اڑے نہیں رہتے۔

گناہوں کی بخشش کا قرآنی فارمولہ یہ ہے کہ جو شخص کسی فحش کاری میں مبتلا ہو یا گناہ کر کے اپنے آپ پر ظلم کر رہا ہو اس کے گناہوں کی بخشش کا یہ قرآنی فارمولہ ہے کہ وہ سب سے پہلے اس رب ذوالجلال کو بار بار یاد کرے جس سے غافل ہونے کے نتیجہ میں یہ گناہ سرزد ہوئے پھر اپنے گناہوں کی معافی طلب کرے، جب اللہ کو یاد کرے گا اور گناہوں سے معافی مانگے گا تو، تو ہی بتا کہ اللہ کے سوا کون ان گناہوں کو معاف کر سکتا ہے؟ ہاں! یہ بات بھی یاد رہے کہ جو گناہ کر چکا ہے اس کو دوبارہ ہرگز نہ کرے۔ جس گڑھے میں گر چکا تھا اور اس گڑھے سے باہر آنے کے بعد دوبارہ ایسی بیوقوفی نہ کرے کہ پھر سے اسی گڑھے میں گر جائے۔

(۵۱) حقوق اللہ میں کوتاہی کے ازالہ کا فارمولہ

(۱) لاَ یُؤَاخِذُکُمُ اللّہُ بِاللَّغْوِ فِیْ أَیْمَانِکُمْ وَلَکِن یُؤَاخِذُکُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الأَیْمَانَ فَکَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاکِیْنَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِیْکُمْ أَوْ کِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ فَمَن لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلاَثَةِ أَیَّامٍ (المائدة: ۸۹)

اللہ تمہاری بے ارادہ قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرے گا لیکن پختہ قسموں پر جن کے خلاف کرو گے تو مواخذہ کرے گا تو اس کا کفارہ دس ناداروں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین روزے رکھے۔

اللہ تعالیٰ نے کیا پیارا فارمولہ دیا ہے اس امت کو کہ اگر اللہ کے نام پر قسم کھائی پھر اس قسم کو توڑ دیا تو ظاہر ہے کہ یہ بندے اور رب کے درمیان والا معاملہ تھا مگر اللہ سے متعلق حق میں کوتاہی یعنی قسم کو توڑنے والے اس جرم کا ازالہ اور کفارہ بندوں کے ساتھ مہربانی کرنے کی صورت میں رکھا کہ اگر قسم کھا کر توڑ دو تو دس مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا کپڑے پہنا دو یا کسی غلام کو آزاد کر دو۔

(۵۲) گمراہی سے بچنے کا فارمولہ

(۱) یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُواْ عَلَیْکُمْ أَنفُسَکُمْ لاَ یَضُرُّکُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَیْتُمْ إِلَى اللّهِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعاً فَیُنَبِّئُکُم بِمَا کُنتُمْ تَعْمَلُونَ (المائدة: ۱۰۵)

اے ایمان والو! اپنے آپ کو سنبھالے رہو۔ جب تم ہدایت پر ہو تو کوئی گمراہ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتا تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے اس وقت وہ تم کو تمہارے سب کاموں سے جو دنیا میں کئے تھے آگاہ کرے گا اور ان کا بدلہ دے گا۔

خود کو راہِ راست پر رکھنے کا فارمولہ یہ ہے کہ آدمی اپنے اوپر جو ذمہ داری ہے اس ذمہ داری کو پورا کرے، جب آدمی اپنی ہدایت کی فکر خود کرے گا تو دوسرا شخص اس کا کچھ بگاڑ نہ پائے گا۔

(۵۳) دین کی تحقیر سے اپنے آپ کو بچانے کا فارمولہ

(۱) وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوضُونَ فِيْ آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُواْ فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهِ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلاَ تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ (المائدۃ:۱۰۵)

اور جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں کے بارے میں بیہودہ بکواس کر رہے ہوں تو ان سے الگ ہو جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ اور باتوں میں مصروف ہو جائیں اور اگر یہ بات شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آنے پر ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھے رہو۔

اگر کسی مجلس میں اللہ تعالیٰ کی آیات کے بارے میں نکتہ چینی ہو رہی ہو اور وہ ہمارے قابو سے باہر ہوں تو اپنے آپ کو اس سے بچانے کا فارمولہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کر لی جائے اور اس وقت تک ان سے دور رہیں جب تک کہ وہ دوسرے موضوع پر بات کرنے نہ لگ جائیں۔

(۵۴) سکون کے حصول کا فارمولہ

(۱) وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَناً وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَاناً (الانعام:۹۶)

اور اسی نے رات کو موجب آرام ٹھہرایا اور سورج اور چاند کو حساب کا ذریعہ بنا دیا۔

جو لوگ سکون کے طالب ہیں وہ رات میں معقول نیند لیں تا کہ وہ دوسرے دن سکون کے ساتھ گزار سکیں، سکون پانے کا فارمولہ رات کی راحت والی نیند ہے۔

(۲) هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُواْ فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِراً (یونس:۶۷)

وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تا کہ اس میں آرام کرو اور دن کو روشن بنایا تا کہ اس میں کام کرو۔

سکون کا فارمولہ یہ ہے کہ رات میں آرام کیا جائے اور معیشت کے استحکام کا فارمولہ یہ ہے کہ دن کی روشنی میں دوڑ دھوپ کی جائے اور اللہ کا فضل تلاش کیا جائے۔

(۳) وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاساً وَالنَّوْمَ سُبَاتاً وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوراً (الفرقان:۴۷)

اور وہی تو ہے جس نے رات کو تمہارے لئے پردہ اور نیند کو آرام بنایا اور دن کو اٹھ کھڑے ہونے کا وقت ٹھہرایا۔

ہم اس قرآنی فارمولہ کو اختیار کریں کہ رات کو نینداور آرام کا ذریعہ بنائیں تا کہ دن میں سبھی وقت پر سبھی کام کر سکیں۔

(۴) وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجاً لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِيْ ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (الروم: ۲۱)

اوراسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تا کہ ان کی طرف مائل ہوکر آرام حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لئے ان باتوں میں بہت سی نشانیاں ہیں۔

ازدواجی زندگی میں سکون بیوی سے ملتا ہے۔قرآنِ مجید نے اس حقیقت کو ظاہر کیا ہے جیسا کہ آیت کے ترجمہ سے معلوم ہو رہا ہے۔ جو مجرد آدمی سکون سے محروم ہو وہ فوراً نکاح کر لے تا کہ اس کی اس ازدواجی زندگی سے اس کو سکون مل سکے۔

(۵۵) بلند درجات پانے کا فارمولہ

(۱) وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُواْ (الانعام:۱۳۲)

اور ہر ایک کیلئے ان کے اعمال کے لحاظ سے مرتبے ہیں۔

بلند درجات اور مراتب کے حصول کا فارمولہ یہ ہے کہ آدمی اچھے اعمال بکثرت کرتا چلا جائے۔

(۲) وَمَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِناً قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُوْلَئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلیٰ (طٰہٰ:۷۵)

اور جو اس کے روبرو ایماندار ہوکر آئے گا اور عمل بھی نیک کئے ہوں گے تو ایسے لوگوں کے لئے اونچے اونچے درجے ہیں۔

بلند درجات پانے کا فارمولہ یہ ہے کہ ایمان اوراعمالِ صالحہ پرمحنت کی جائے۔

(۳) وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا (الاحقاف: ۱۹)

اورلوگوں نے جیسے کام کیے ہوں گے اس کے مطابق ان کے درجے ہوں گے۔

(۵۶) ہدایت کے حصول کا فارمولہ

(۱) إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِىُ الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ (الانعام: ۱۴۴)

بے شک اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتے۔

ہدایت کے حصول کا قرآنی فارمولہ یہ ہے کہ آدمی ظلم سے گریز کرے، یہ بات جان لے کہ ظلم اور ہدایت دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے۔

(۲) فَآمِنُواْ بِاللّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ الَّذِىْ يُؤْمِنُ بِاللّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (الاعراف: ۱۵۸)

تو اللہ پراوراس کے رسول پیغمبر امی پر جو اللہ پراوراس کے تمام کلام پر ایمان رکھتے ہیں ایمان لاؤاوران کی پیروی کروتا کہ ہدایت پاؤ۔

ہدایت کے حصول کا فارمولہ یہ ہے کہ اللہ اوراس کے رسول پر ایمان لایا جائے اوراس کے احکام پر بھی ایمان لایا جائے، اسی کے ساتھ ساتھ اس نبی مبعوث کی پیروی اوراتباع بھی کی جائے۔

(۳) إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّهِ مَنْ آمَنَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلاَةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلاَّ اللّهَ فَعَسَى أُوْلَـئِكَ أَن يَكُونُواْ مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ (التوبة: ۱۸)

اللہ کی مسجدوں کوتو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پراورروز قیامت پر ایمان لاتے اورنماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اوراللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے یہی لوگ امید ہے کہ ہدایت یافتہ لوگوں میں سے ہوں۔

اللہ پر ایمان اور آخرت کے دن پر ایمان اور نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی اور اللہ کا خوف، یہ وہ چیزیں ہیں جن کو اختیار کرنے کے بعد آدمی ہدایت پانے والوں میں شامل ہوجائے گا۔

(۴) وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْواهُمْ (محمد: ۱۷)

اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں ان کو وہ مزید ہدایت بخشتا ہے اوران کو پرہیزگاری عنایت کرتا ہے۔

ہدایت میں مزید اضافہ کا فارمولہ یہ ہے کہ آدمی اپنی فکر سے ہدایت پر قائم رہے۔

(۵۷) قبولیتِ دعاء کا فارمولہ

(۱) اُدْعُواْ رَبَّكُمْ تَضَرُّعاً وَّخُفْيَةً (الاعراف:۵۵)

اپنے پروردگار سے عاجزی سے اور چپکے چپکے دعائیں مانگا کرو۔

اللہ تعالیٰ نے دعاء کی قبولیت کا فارمولہ یہ دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر مانگا جائے اور چپکے چپکے مانگا جائے۔ گڑگڑانے کا مطلب یہ کہ انسان اللہ کے سامنے نیاز مندی اور عجز و انکساری کے ساتھ اس طرح مانگے کہ ایک فقیر جس طرح ایک بادشاہ سے مانگ رہا ہو اور دعاء چپکے چپکے آہستہ آہستہ کی جائے اور بندے اور رب کے درمیان خاص تعلق کی صورت محسوس ہو۔

(۲) أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُواْ لِي وَلْيُؤْمِنُواْ بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (البقرۃ:۱۸۶)

جب کوئی مجھے پکارتا ہے تو اس پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں لہٰذا وہ بھی میری بات دل سے قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں۔

اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری دعاء بارگاہِ الٰہی میں قبول ہو تو ہمیں بھی چاہئے کہ اللہ کے حکم کو دل سے قبول کریں اور اس پر جس طرح ایمان رکھنے کا حکم ہے اسی طرح ایمان رکھیں۔

(۵۸) برکتوں کے حصول کا فارمولہ

(۱) وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُواْ وَاتَّقَواْ لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ (الاعراف:۹۶)

اور اگر شہر کے لوگ ایمان لے آتے اور اللہ کی نافرمانی سے بچتے تو ہم ان پر آسمان و زمین سے برکتیں کھول دیتے۔

معلوم یہ ہوا آسمان اور زمین کی برکتوں کے حصول کا فارمولہ یہ ہے کہ اہلِ زمین اپنے ایمان کو مضبوط کریں اور تقویٰ والی زندگی اختیار کریں۔

(۵۹) بہترین وعدہ کے پورا ہونے کا فارمولہ

(۱) وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُواْ (الاعراف:۱۲۷)

اور آپ کے رب کا بہترین وعدہ بنی اسرائیل کے حق میں پورا ہوا کیونکہ انہوں نے صبر سے کام لیا تھا۔

اس آیت سے معلوم یہ ہوا کہ بنی اسرائیل کے صبر کی صفت کی وجہ سے رب ذوالجلال کا بہترین وعدہ ان پر پورا ہوا۔

(۶۰) اپنا حقیقی نائب بنانے کا فارمولہ

(۱) وَقَالَ مُوسَى لأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلاَ تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ (الاعراف: ۱۴۲)

اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا میری عدم موجودگی میں میری قوم کا انتظام سنبھالنا اصلاح کرتے رہنا اور بگاڑ پیدا کرنے والوں کے راستہ کی پیروی نہیں کرنا۔

جب بھی کسی کو کسی اہم شعبہ یا ادارے کا نائب بنا کر جانا ہو تو اس قرآنی فارمولہ کو مدِ نظر رکھا جائے اور اپنے نائب کو یہ نصیحت کی جائے، ایک یہ کہ وہ قوم کا انتظام بہتر انداز میں سنبھالے اور دوسرے یہ کہ قوم کے درمیان اصلاح کا کام کرتا رہے اور تیسرے یہ کہ قوم کے جو لوگ بگاڑ اور فساد برپا کرنا چاہتے ہیں ان کی اتباع سے اپنے آپ کو دور رکھے۔

(۶۱) حق و باطل کے درمیان امتیاز کی صلاحیت کا فارمولہ

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إَن تَتَّقُواْ اللّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَاناً وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (الانفال: ۲۹)

مومنو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لئے حق و باطل کا فرق ظاہر کر دے گا اور تمہارے گناہ مٹا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

جب آدمی تقویٰ والی زندگی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں یہ صلاحیت پیدا کرتے ہیں کہ وہ حق اور باطل کے درمیان فرق و امتیاز کو سمجھ لیتا ہے، فُرْقَاناً کا ترجمہ حق و باطل کے درمیان امتیاز کرنے کی صلاحیت اس لئے کیا گیا کہ محمد ابن اسحاقؒ نے اس کا معنی لکھا ہے فصلاً بین الحق والباطل دیگر مفسرین کا رجحان بھی اسی معنی کی طرف ہے۔

(۶۲) نعمتوں کی بقاء کا فارمولہ

(۱) ذَلِكَ بِأَنَّ اللّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّراً نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَى قَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنفُسِهِمْ وَأَنَّ اللّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (الانفال: ۵۳)

یہ اس لئے کہ جو نعمت اللہ کسی قوم کو دیا کرتا ہے جب تک وہ خود اپنے دلوں کی حالت نہ بدل ڈالیں اللہ اسے نہیں بدلا کرتا اور اس لئے کہ اللہ سنتا جانتا ہے۔

اس آیت کے ذریعہ یہ قرآنی فارمولہ پیش کیا جارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی کو کوئی نعمت عطا فرماتے ہیں تو وہ نعمت اس کے پاس اس وقت تک رہتی ہے جب تک کہ اس کا نیک کردار باقی رہتا ہے لیکن جب آدمی نعمت کے ملنے کے بعد اپنے کردار میں تبدیلی کر لیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کو اس نعمت سے محروم کر دیتے ہیں جس نعمت میں وہ جی رہا تھا۔

(۶۳) راحت کی زندگی کا فارمولہ

(۱) وَأَنِ اسْتَغْفِرُواْ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُواْ إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَاعاً حَسَناً إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ (هود:۳)

اور یہ کہ اپنے پروردگار سے بخشش مانگو اور اس کے آگے توبہ کرو وہ تم کو ایک وقت مقررہ تک متاع نیک سے بہرہ مند کرے گا اور ہر لائق فضیلت کو اس کی فضیلت دے گا۔

راحت کی زندگی پانے کا قرآنی فارمولہ یہ ہے کہ آدمی اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور سچی توبہ اختیار کرے۔

(۲) الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ طُوبَى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ (الرعد:۲۹)

جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے ان کے لئے خوشحالی اور عمدہ ٹھکانہ ہے۔

زندگی کی خوشحالی کا بہترین فارمولہ یہ ہے کہ آدمی ایمان کے ساتھ اعمالِ صالحہ کو اختیار کرے۔

(۳) وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكاً وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى (الرعد:۲۹)

اور جو میری نصیحت سے منہ پھیرے گا اس کی زندگی تنگ ہوجائے گی اور قیامت کو ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی نصیحت سے منہ موڑنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کی زندگی تنگی اور پریشانی میں گزرے گی۔ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی نصیحت کو قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی زندگی کو خوشحال بنادیں گے۔

(۴) مَنْ عَمِلَ صَالِحاً مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ ۝ (الرعد:۹۷)

جو شخص نیک اعمال کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہوگا تو ہم اس کو دنیا میں پاک زندگی بسر کروائیں گے اور آخرت میں ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔

زندگی کو راحت بخش بنانے کا فارمولہ یہ ہے کہ ایمان کے ساتھ نیک اعمال اختیار کئے جائیں۔

(۶۴) موسلا دھار بارش کا فارمولہ

(۱) وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُواْ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُواْ إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَاراً وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلاَ تَتَوَلَّوْاْ مُجْرِمِينَ (هود: ۵۲)

اور اے قوم! اپنے پروردگار سے بخشش مانگو پھر اس کے آگے توبہ کرو وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہاری طاقت پر طاقت بڑھائے گا اور دیکھو گناہگار بن کر روگردانی نہ کرو۔

اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ پروردگارِ عالم ہم پر موسلا دھار بارش برسائے تو اس کا قرآنی فارمولہ یہ ہے کہ ہم اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور اس سے سچی توبہ کریں۔

(۲) فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّاراً ○ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَاراً ○ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَاراً (نوح: ۱۲)

پھر میں نے کہا کہ اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار مینہ برسائے گا اور تمہارے مال اور بیٹوں میں اضافہ کرے گا اور تمہیں باغ عطا کرے گا اور ان میں تمہارے لئے نہریں بنادے گا۔

موسلا دھار بارش سے مستفید ہونے نیز مال اور اولاد میں اضافہ کا قرآنی فارمولہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کیا جائے جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس حقیقت سے باخبر کیا۔

(۶۵) ربانی قوت کے حصول کا فارمولہ

(۱) وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُواْ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُواْ إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَاراً وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلاَ تَتَوَلَّوْاْ مُجْرِمِينَ (هود: ۵۲)

اور اے قوم! اپنے پروردگار سے بخشش مانگو پھر اس کے آگے توبہ کرو وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہاری طاقت پر طاقت بڑھائے گا ور دیکھو گناہگار بن کر روگردانی نہ کرو۔

استغفار اور توبہ یہ دو کام ایسے ہیں کہ ان کے ذریعہ سے آدمی ایک طرف تو موسلا دھار بارش کو پالیتا ہے تو دوسری طرف اپنے رب کی طرف سے خاص قسم کی قوت بھی حاصل کر لیتا ہے۔

(۶۶) ہلاکت سے بچنے کا فارمولہ

(۱) وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَى بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُون (هود:۱۱۷)

اور ایسا نہیں ہے کہ آپ کے پروردگار بستیوں کو تباہ و برباد کر دیں جبکہ وہاں کے لوگ نیکوکار ہوں۔

مجموعی طور پر اگر کسی بستی کے لوگ نیک ہوں تو ان کی نیکی اس بستی کی تباہی سے بچنے کا سبب بن جائے گی۔

(۲) وَذَا النُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَاضِباً فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (الانبیاء:۸۷)

اور مچھلی والے پیغمبر یعنی یونس کو یاد کرو جب وہ اپنی قوم سے ناراض ہو کر غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر گرفت نہیں کریں گے مگر پھر اندھیروں میں اللہ کو پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے اور بیشک میں قصوروار ہوں۔

ہر مصیبت سے آزاد ہونے کا قرآنی فارمولہ یہ ہے کہ اپنے گناہ کا اعتراف کیا جائے اور رب ذوالجلال کی پاکی بیان کی جائے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں لَا إِلَـهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ پکارا تو اللہ نے مچھلی کے پیٹ سے زندہ و ثابت باہر نکال دیا۔

(۶۷) غلہ کی حفاظت کا فارمولہ

(۱) قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَباً فَمَا حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنبُلِهِ إِلَّا قَلِيلاً مِّمَّا تَأْكُلُونَ (یوسف:۴۷)

انہوں نے کہا کہ تم لوگ سات سال متواتر کھیتی کرتے رہو گے تو جو غلہ کاٹو تو تھوڑے سے غلے کے سوا جو کھانے میں آئے باقی کو خوشوں میں ہی رہنے دینا۔

کھیتی میں اگنے والی فصل کو بالی ہی میں لگے رہنے دیا جائے تو وہ فصل برسوں تک محفوظ رہتی ہے۔ یہ فارمولہ حضرت یوسف علیہ السلام نے عزیز مصر کو دیا۔ شاخ سے پھل جب تک مربوط رہتا ہے وہ پھل سڑنے سے محفوظ رہتا ہے۔

(۶۸) اجنبی شہر میں بحفاظت داخل ہونے کا فارمولہ

(۱) وَقَالَ یَا بَنِیَّ لاَ تَدْخُلُواْ مِن بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُواْ مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ (یوسف:۶۷)

اور (یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا کہ اے میرے بیٹو ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ جدا جدا دروازوں سے داخل ہونا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو مصر میں بحفاظت داخل ہونے کیلئے جو فارمولہ پیش کیا وہ یہ تھا کہ وہ سارے بیٹے مصر میں شہر کے متفرق دروازوں سے داخل ہوں، یکبارگی ایک ہی دروازے سے سارے بھائی داخل نہ ہوں۔

(۶۹) قوم کی حالت بدلنے کا فارمولہ

(۱) إِنَّ اللّهَ لاَ يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنْفُسِهِمْ (الرعد:۱۱)

اللہ اس (نعمت) کو جو کسی قوم کو حاصل ہے نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی حالت کو نہ بدلے۔

اگر قوم یہ چاہتی ہے کہ اس کی بری حالت اچھی حالت میں تبدیل ہو جائے تو اس کے لئے قرآنِ مجید یہ فارمولہ پیش کرتا ہے کہ وہ قوم خود اپنی حالت بدلنے میں مصروف ہو جائے۔

(۷۰) بہترین انجام کے حصول کا فارمولہ

(۱) وَالَّذِينَ صَبَرُواْ ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُواْ الصَّلاَةَ وَأَنفَقُواْ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرّاً وَعَلاَنِيَةً وَيَدْرَؤُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُوْلَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ (الرعد:۲۲)

اور جو اپنے پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مصائب پر صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں اور نیکی سے برائی کو دور کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لئے عاقبت کا گھر ہے۔

بہترین انجام تک پہنچنے کا فارمولہ یہ ہے کہ آدمی اپنے پروردگار کی خوشنودی کی طلب میں ثابت قدم رہے، نماز کو قائم کرے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور جو برا برتاؤ کرے اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔ یہ فارمولہ ہے اچھے انجام کو حاصل کرنے کا۔

(۷۱) نعمتوں میں اضافہ کا فارمولہ

(۱) وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ (ابراھیم:۷)

اور جب تمہارے پروردگار نے تم کو آگاہ کیا کہ اگر شکر کروگے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کروگے تو یاد رکھو کہ میرا عذاب بھی سخت ہے۔

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں اضافہ کا فارمولہ یہ ہے کہ موجودہ نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے۔

(۷۲) نجات پانے کا فارمولہ

(۱) ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا (مریم:۷۲)

پھر جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا ہم ان لوگوں کو بچالیں گے۔

نجات کے حصول کا فارمولہ یہ ہے کہ آدمی تقویٰ کی روش اختیار کرے۔

(۲) وَأَنجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ (النمل:۵۳)

اور ہم نے ان کو نجات دی جو ایمان لائے اور وہ متقی بھی تھے۔

نجات کے حصول کا فارمولہ یہ ہے کہ آدمی ایمان لائے اور تقویٰ کی روش اختیار کرے۔

(۳) وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (الزمر:۶۱)

اور جو پرہیزگار ہیں ان کی کامیابی کے سبب اللہ ان کو نجات دے گا نہ تو ان کو کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

(۷۳) محبت پانے کا فارمولہ

(۳) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا (مریم:۹۶)

اور جو لوگ ایمان لائے اور عملِ نیک کئے رحمٰن ان کی محبت مخلوقات کے دل میں پیدا کردے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت فرماتے ہیں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آواز دیتے ہیں کہ میں فلاں بندہ سے محبت کرتا ہوں تم بھی ان سے محبت کرو پھر آسمان میں منادی کرادی جاتی ہے، پھر یہ محبت اہلِ زمین کے دلوں میں اتار دی جاتی ہے۔ (مسلم)

اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت پیدا ہو جائے تو اس کا فارمولہ قرآنِ مجید نے یہ بیان کیا کہ ہم ایمان اور اعمالِ صالحہ پر قائم رہیں۔

(۷۴) سلامتی کا فارمولہ

(۱) وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى (مریم:۴۷)

اور جو شخص راہِ ہدایت کی پیروی کرے اس پر سلامتی ہے۔

سلامتی کے حصول کا قرآنی فارمولہ یہ ہے کہ آدمی ہدایت کی راہ کو اختیار کرے۔

(۷۵) کسی مقام پر کامیابی کے ساتھ اترنے کا فارمولہ

(۱) وَقُل رَّبِّ أَنزِلْنِي مُنزَلاً مُّبَارَكاً وَأَنتَ خَيْرُ الْمُنزِلِينَ (المومنون:۲۹)

اور یہ بھی دعا کرنا کہ اے پروردگار ہم کو مبارک جگہ اتاریئے اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔

کسی بھی شہر کے ایرپورٹ یا اسٹیشن پر اتریں تو حضرت نوح علیہ السلام کی اس دعاء کو پڑھیں اور اس شہر کے خیر کو پائیں۔ امید ہے کہ اس دعاء کے پڑھنے والے فارمولہ سے اس شہر کا سفر آپ کیلئے بابرکت اور کامیاب ثابت ہو۔

(۷۶) تنگدستی کو مالداری سے بدلنے کا فارمولہ

(۱) وَأَنكِحُوا الْأَيَامَى مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (النور:۳۲)

اور اپنی قوم کی بیوہ عورتوں کے نکاح کر دیا کرو اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے بھی جو نیک ہوں نکاح کر دیا کرو اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا اور اللہ بہت وسعت والا ہے سب کچھ جاننے والا ہے۔

غیر شادی شدہ آدمی اگر تنگدست ہے تو اس کی تنگدستی کو دور کرنے کا قرآنی فارمولہ یہ ہے کہ وہ نکاح کر لے۔ اللہ تعالیٰ نکاح کی برکت سے اس کو مالدار بنا دیں گے۔

(۷۷) خلافتِ ارضی کا فارمولہ

(۱) وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْناً يَعْبُدُونَنِي لا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئاً وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (النور:۵۵)

جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنادے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے مستحکم و پائدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں گے اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے ہی لوگ بدکردار ہیں۔

ایمان اور اعمالِ صالحہ یہ دو چیزیں وہ طاقتور چیزیں ہیں کہ جو قوم ان دو چیزوں کو اختیار کر لیتی ہے اللہ تعالیٰ اس قوم کو زمین کی خلافت، حکومت اور سلطنت عطا فرماتے ہیں اور جس دین پر وہ قائم ہیں یعنی دین اسلام اس کو وہ غالب کر دیتے ہیں اور اس قوم کو ایسی قوت و طاقت بخشتے ہیں کہ دشمن کا خوف ان کے دل سے کافور ہو جاتا ہے اور امن و امان کی فضاء قائم فرماتے ہیں۔

کس قدر مفید ترین قرآنی فارمولہ ہے جس کو اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔

(۷۸) دنیا میں بہترین ٹھکانہ حاصل کرنے کا فارمولہ

(۱) وَالَّذِينَ هَاجَرُواْ فِي اللَّهِ مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُواْ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ الآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُواْ يَعْلَمُونَ (النحل:۴۱)

اور جن لوگوں نے ظلم سہنے کے بعد اللہ کے لئے وطن چھوڑا ہم ان کو دنیا میں اچھا ٹھکانہ دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے۔ کاش وہ اسے جانتے۔

اللہ کے لئے اپنا وطن چھوڑ دینا یہ وہ مبارک عمل ہے جس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ دنیا میں بہترین ٹھکانہ عطا فرماتے ہیں اور آخرت کا اجر و بہت بڑھ کر ہے۔

(۷۹) حصولِ شفاء کا فارمولہ

(۱) ثُمَّ كُلِيْ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلاً يَخْرُجُ مِن بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ إِنَّ فِيْ ذَلِكَ لآيَةً لِّقَوْمٍ يَتفكَّرُونَ (النحل: ۶۹)

پھر ہر قسم کے میوے کھا اور اپنے پروردگار کے صاف رستوں پر چلی جا۔ اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔ بیشک سوچنے والوں کے لئے اس میں نشانی ہے۔

جسمانی صحت اور شفاء کا قرآنی فارمولہ وہ شہد ہے جو شہد کی مکھی پوری انسانیت کو دیتی ہے۔ ہم اپنی زندگی میں بہت سی چیزیں استعمال کرتے ہیں، مگر شفاء دینے والی اہم ترین چیز شہد استعمال نہیں کرتے۔

(۸۰) دعوتِ دین کا فارمولہ

(۱) ادْعُ إِلِى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ (النحل: ۱۲۵)

اے پیغمبر لوگوں کو حکمت اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے رستے کی طرف بلاؤ اور بہت اچھے طریق سے ان سے مناظرہ کرو۔

نتیجہ خیز دعوتِ دین کا فارمولہ یہ ہے کہ دعوت دیتے ہوئے حکمت کو ملحوظ رکھا جائے اور عمدہ نصیحت بھی کی جائے اور مدِ مقابل سے بہتر طریقہ سے بات کی جائے اور نرم گوشتہ اور رویہ اختیار کیا جائے۔

(۸۱) ملامت زدہ اور حسرت زدہ ہونے سے بچنے کا فارمولہ

(۱) وَلاَ تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ وَلاَ تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوماً مَّحْسُوراً (بنی اسرائیل: ۲۹)

اور اپنے ہاتھ کو نہ تو گردن سے بندھا ہوا یعنی بہت تنگ کرلو کہ کسی کو کچھ دو ہی نہیں اور نہ بالکل کھول ہی دو کہ سبھی کچھ دے ڈالو اور انجام یہ ہو کہ ملامت زدہ اور حسرت زدہ ہو کر بیٹھ جاؤ۔

خرچ کرنے میں اعتدال ہی وہ بہترین فارمولہ ہے جس کی تاکید اس آیت میں کی گئی ہے، نہ

ہاتھ اتنا تنگ ہو کہ بخل کرنے لگو اور نہ اتنا کھلا ہوا ہو کہ فضول خرچی کی حد میں داخل ہو جائے۔

اپنے آپ کو ملامت زدہ اور حسرت زدہ بنانے سے بچنے کا فارمولہ یہ ہے کہ اعتدال کے ساتھ اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

(۸۲) دوسروں کی تکلیف سے بچنے کا فارمولہ

(۱) فَابْعَثُوا أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ هَذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَى طَعَاماً فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَداً (الکہف:۱۹)

تو اپنے میں سے کسی کو یہ روپیہ دے کر شہر بھیجو وہ دیکھے کہ نفیس کھانا کون سا ہے تو اس میں سے کھانا لے آئے اور احتیاط سے آئے جائے اور تمہارا حال کسی کو نہ بتائے۔

اصحاب کہف نے اپنے جس ساتھی کو غار سے شہر کی جانب بھیجا اس کو یہ فارمولہ دیا کہ وہ شہر والوں سے جب کھانا خریدے تو خوش اخلاقی سے پیش آئے اور کسی کو ان کی خبر بھی نہ ہونے دے۔خوش اخلاقی وہ مفید فارمولہ ہے جس میں عافیت بھی ہے اور سلامتی بھی۔

(۸۳) ماشاءاللہ کا فارمولہ

(۱) وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (الکہف:۳۹)

اور جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تو تم نے ماشاءاللہ لاقوۃ الا باللہ کیوں نہ کہا؟

جب کسی میں کوئی اچھی چیز دیکھیں، اگر کسی کا مکان دیکھیں تو ماشاءاللہ لاقوۃ الا باللہ کہیں، یہ فارمولہ ہے اس مکان کے محفوظ رہنے کا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو ماشاءاللہ لاقوۃ الا باللہ پڑھا کرے اور وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ ان کے دروازہ پر ماشاءاللہ لاقوۃ الا باللہ کی تحریر لکھی ہوئی تھی۔

(۸۴) کسی بھی کام میں پائیداری کا فارمولہ

(۱) وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً كَذَلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلاً (۳۲:الفرقان)

اور کافر کہتے ہیں کہ اس پر قرآن ایک ہی دفعہ کیوں نہیں اتارا گیا۔ اس طرح آہستہ آہستہ اس لئے اتارا گیا کہ اس سے تمہارے دل کو مضبوط رکھیں اور اسی واسطے ہم اسکو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے ہیں۔

قرآنِ مجید کا آہستہ آہستہ، تھوڑا تھوڑا اور رفتہ رفتہ نازل ہونا دراصل امت کو یہ فارمولا دینا ہے کہ کسی بھی چیز کا اچانک یکبارگی سارا کا سارا آجانا دل میں پیوست نہیں ہوتا، جو چیز تھوڑی تھوڑی آہستہ آہستہ رفتہ رفتہ آتی ہے وہ دل میں بیٹھتی ہے۔ نزولِ قرآن کا انداز ایک فارمولہ ہے اس حقیقت کو سمجھنے کیلئے کہ تدریجی رویہ پائیدار ہوتا ہے۔

(۸۵) سیآت کو حسنات میں تبدیل کرنے کا فارمولہ

(۱) إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً فَأُوْلَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُوراً رَّحِيماً (الفرقان: ۷۰)

مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ تو بخشنے والا ہے مہربان ہے۔

اس شخص کیلئے جو یہ چاہتا ہے کہ اس کی برائیاں نیکیوں میں تبدیل ہو جائیں، قرآنِ مجید یہ فارمولہ پیش کرتا ہے کہ وہ سب سے پہلے توبہ کرے اور اپنے ایمان کو مضبوط کرے اور اعمالِ صالحہ اختیار کرے۔

(۸۶) بادشاہوں کے ضرر سے بچنے کا فارمولہ

(۱) قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً وَكَذَلِكَ يَفْعَلُونَ ٥ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ (النمل: ۳۵)

اس نے کہا کہ بادشاہ جب کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو تباہ کر دیتے ہیں اور وہاں کے عزت والوں کو ذلیل کر دیا کرتے ہیں اور اسی طرح یہ بھی کریں گے اور میں ان کی طرف کچھ تحفہ بھیجتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ قاصد کیا جواب لاتے ہیں۔

ملکۂ سبا بلقیس نے بادشاہوں کے سلسلہ میں ایک اہم بات یہ بتائی کہ بادشاہ لوگ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تہس نہس کر دیتے ہیں اور وہاں کے باعزت لوگوں کو ذلیل و رسوا کر دیتے ہیں اس لئے ان بادشاہوں کے غصہ کو ٹھنڈا کرنے کا فارمولہ یہ ہے کہ پہلے ان کو کچھ تحفے تحائف

دے دیئے جائیں پھر ان کی نفسیات کا اندازہ ہوگا۔ یہ ایک فارمولہ ہے جو ملکۂ سبا نے دیا ہے جس کو قرآنِ مجید نے پیش کیا ہے۔

(۸۷) حصولِ مغفرت کا فارمولہ

(۱) يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ (الاحقاف: ۳۱)

اے قوم اللہ کی طرف بلانے والے کی بات کو قبول کرو اور اس پر ایمان لاؤ۔ اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں دکھ دینے والے عذاب سے پناہ میں رکھے گا۔

اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مغفرت فرمادے ہمیں دین کی طرف دعوت دینے والے داعی کی بات ماننی ہوگی اور اس کی بات کو تسلیم کرنا ہوگا۔ اللہ کی مغفرت پانے کا یہ قرآنی فارمولہ ہے۔

(۸۸) حالت درست کرنے کا فارمولہ

(۱) وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ (محمد: ۲)

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور جو کتاب محمد ﷺ پر نازل ہوئی اسے مانتے رہے اور وہ ان کے پروردگار کی طرف سے برحق ہے کہ جس نے ان کے گناہ دور کردیئے اور ان کی حالت سنوار دی۔

اگر آدمی یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی حالت کو سنوار دے اس کا قرآنی فارمولہ یہ ہے کہ اپنے ایمان کو مضبوط کیا جائے، نیک اعمال اختیار کئے جائیں اور حق پر مبنی آفاقی کتاب قرآنِ مجید پر حقیقی معنی میں ایمان رکھا جائے۔

(۸۹) دوسروں کو مصیبت میں ڈالنے سے بچنے کا فارمولہ

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ (الحجرات: ۶)

مومنو! اگر کوئی گناہگار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کرلیا کرو ایسا نہ ہو کہ کسی

قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو۔ پھر تم کو اپنے کئے پر نادم ہونا پڑے۔

اگر ہم بلا تحقیق کسی کی بات پر یقین کر لیں تو اس کا منفی اثر یہ ہوگا کہ اس سے دوسرے کو مصیبت پہنچے گی اور اس کا نقصان ہوگا۔ اسی لئے دوسروں کو مصیبت میں ڈالنے سے بچنے کا فارمولہ یہ ہے کہ اگر کسی کے بارے میں کوئی شخص کوئی خبر دے تو ہمیں اس کی تحقیق کر لینی چاہیئے۔

(۹۰) عزت کے حصول کا فارمولہ

(۱) إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (الحجرات:۱۳)

یقیناً اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ تقویٰ والا ہو۔

باعزت ہونے کا یہ قرآنی فارمولہ ہے کہ با تقویٰ ہو جائیں۔

(۹۱) مصیبت سے نکلنے کا فارمولہ

(۱) وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجاً (الطلاق:۲)

اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لئے رنج و غم سے نجات کی صورت پیدا کر دے گا۔

مصیبت سے نکلنے کا راستہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب آدمی اپنے آپ کو تقویٰ کے راستہ پر ڈال دے۔

(۹۲) اللہ کے ہمارے لئے کافی ہو جانے کا فارمولہ

(۱) وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ (الطلاق:۲)

اور جو اللہ پر بھروسہ رکھے گا تو وہ اسکے لئے کافی ہوگا۔

کسی کے حق میں اللہ کے کافی ہو جانے کا فارمولہ یہ ہے کہ وہ اللہ پر توکل کرنے لگ جائے۔

(۹۳) نفس کو پامال کرنے کا فارمولہ

(۱) إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَقْوَمُ قِيلاً (المزمل:۶)

کچھ شک نہیں کہ رات کا اٹھنا نفس کو سخت پامال کرتا ہے اور اس وقت ذکر بھی خوب درست ہوتا ہے۔

اگر کوئی مومن بندہ یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے نفس کو پامال کرے تو اس کو چاہیئے کہ رات کی پیاری ساعتوں میں اپنے رب کے حضور کھڑا ہو جائے۔

(۹۴) آسان راستہ کی توفیق پانے کا فارمولہ

(۱) فَأَمَّا مَن أَعْطَى وَاتَّقَى ○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ○ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى (اللیل:۷)

سوجس نے اللہ کے رستے میں مال دیا اور پرہیزگاری کی اور بہترین بات یعنی کلمہ توحید کو سچ جانا تواس کو ہم آسان طریقے کی توفیق دیں گے۔

آسان راستہ کی توفیق پانے کا قرآنی فارمولہ یہ ہے کہ اللہ کے راستہ میں اپنا مال خرچ کرے اور تقویٰ اختیار کرے اور بھلی بات کو سچا جانے۔

(۲) وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ (العنکبوت:۶۹)

اور جن لوگوں نے ہمارے راستے میں محنت کی ہم ان کو ضرور اپنے رستوں پر چلا دیں گے اور اللہ تو نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ فارمولہ پیش کیا ہے کہ جو کوئی اللہ کی راہ میں محنت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو راستے دکھا دیتا ہے۔راہیں اس وقت کھلتی ہیں جب آدمی اللہ کے راستہ میں محنت کرتا ہے۔

(۹۵) اعمال کو درست کرنے کا فارمولہ

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيْداً ○ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ (الاحزاب:۷۱)

مومنو! اللہ سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کیا کرو وہ تمہارے سب کام سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

اللہ سے ڈرنا اور درست بات کرنا اس بات کا باعث ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال کو ہمارے لئے درست کردے اور ہمارے گناہوں کو ہمارے لئے معاف کردے۔

(۹۶) نقصان سے پاک تجارت کا فارمولہ

(۱) إِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرّاً وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ (فاطر:۲۹)

جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں وہ اس تجارت کے فائدے کے امیدوار ہیں جو کبھی تباہ نہیں ہوگی۔

نقصان سے پاک تجارت کا فارمولہ یہ ہے کہ آدمی اللہ کی کتاب کی تلاوت کرے، نماز کو قائم کرے اور اللہ کی راہ میں ہر طرح خرچ کرے۔

(۹۷) گہری دوستی پانے کا فارمولہ

(۱) وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِیْ بَيْنَکَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِیٌّ حَمِيْمٌ ○ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ (حم السجدۃ: ۳۵)

اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہوسکتی تو سخت کلامی کا ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو ایسا کرنے سے تم دیکھو گے کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے ○ اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحبِ نصیب ہیں۔

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ جس سے دشمنی ہے وہ گہری دوستی میں تبدیل ہو جائے اس کا قرآنی فارمولہ یہ ہے کہ اس دشمن کی طرف سے پہنچنے والی برائی کا بدلہ بھلائی سے دیدے۔ اینٹ کا جواب پتھر سے نہیں پھول سے دیا جائے۔ گالی کا جواب انتقام سے نہیں دعاؤں سے دیا جائے پھر دیکھئے کہ جو دشمن تھا وہ جگری دوست بن جائے گا۔

(۹۸) بستیوں کو تباہی سے بچانے کا فارمولہ

(۱) وَمَا كُنَّا مُهْلِكِی الْقُرَى إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُوْنَ (القصص: ۵۹)

اور ہم بستیوں کو اس وقت تک ہلاک کرنے والے نہیں ہیں جب تک ان کے باشندے ظالم نہ بن جائیں۔

اگر کسی بھی بستی کو تباہی و بربادی سے بچانا ہے تو اس بستی کے لوگوں کو ان کی ظالمانہ روش سے بچالیا جائے۔ بستیوں کو تباہی سے بچانے کا فارمولہ یہ ہے کہ وہاں انصاف کا ماحول پیدا کیا جائے۔ سب سے بڑا بھاری ظلم تو شرک ہے۔

(۹۹) ہلاکت میں ڈالنے سے اپنے آپ کو بچانے کا فارمولہ

(۱) وَأَنفِقُواْ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ وَلاَ تُلْقُواْ بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوَاْ إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (سورة البقرة : ۱۹۵)

اور خرچ کرو اللہ کی راہ میں اور اپنی جان کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی کرو بیشک اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔

حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ گناہوں کی وجہ سے اللہ کی رحمت اور مغفرت سے مایوس ہو جانا اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں ڈالنا ہے اس لئے مغفرت سے مایوس ہونا حرام ہے۔

قرآنِ مجید نے مومنوں اور مسلمانوں کو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے بچانے کا فارمولہ یہ دیا ہے کہ وہ ایک طرف اللہ کی راہ میں خرچ کریں اور بخل نہ کریں تا کہ وہ ہلاکت سے بچیں اور اکثر مفسرین نے یہاں جہاد مراد لیا ہے کہ جہاد کو ترک کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالیں،

(۱۰۰) نماز اور ذکر سے محرومی سے اپنے آپ کو بچانے کا فارمولہ

(۱) إِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِيْ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللّهِ وَعَنِ الصَّلاَةِ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ (سورة النساء : ۹۱)

شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کے ذریعہ تمہارے درمیان دشمنی اور بغض کے بیج ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے۔

قرآن مجید نے نماز اور ذکر سے محرومی سے اپنے آپ کو بچانے کا یہ فارمولہ دیا ہے کہ آدمی ان شیطانی کاموں سے اپنے آپ کو بچائے رکھے جیسے شراب اور جوا' یہ ایک حقیقت ہے کہ شراب اور جوے کی لت آدمی کو اللہ کے ذکر اور نماز سے رکھتی ہے۔

❁❁❁❁❁

مضامین قرآن حکیم کا عظیم انسائیکلوپیڈیا اہل علم، خطباء، مقررین، واعظین، مبلغین اور قرآن فہمی کے شائق احباب کی خدمت میں مفید مولانا **غیاث احمد رشادی** کی شہرہ آفاق اور 1400 صفحات پر مشتمل بے نظیر تالیف

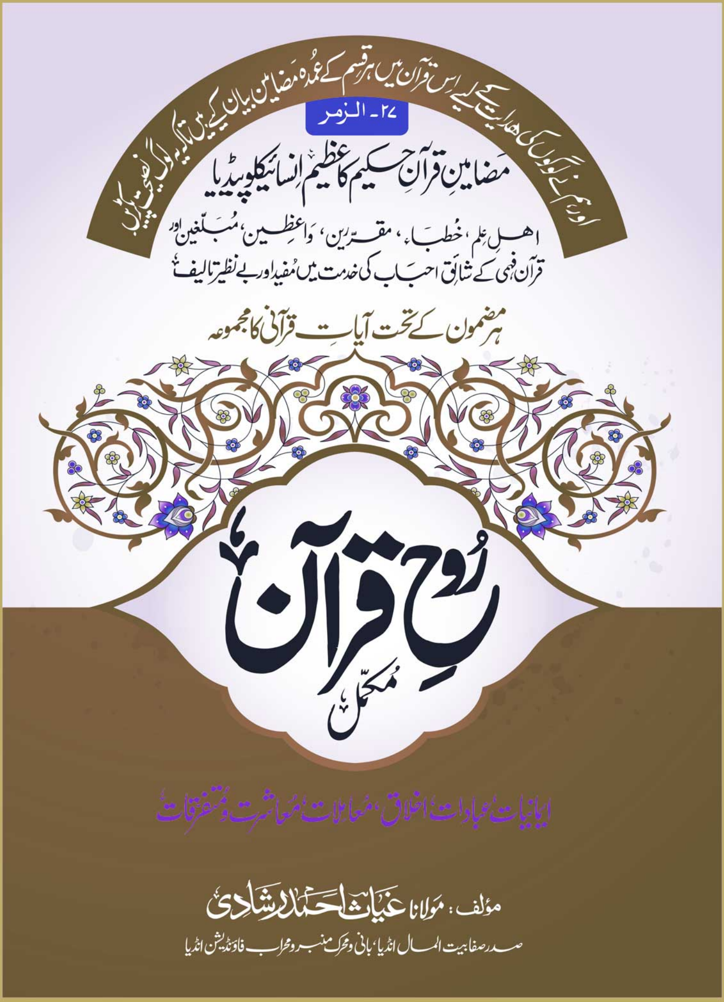

عنقریب دیدہ زیب ٹائٹل اور معیاری طباعت کے ساتھ منظر عام پر آرہی ہے۔ فوری بکنگ کرنے والوں کے لیے رعایت رہیگی۔

Al Akram Graphic Solutions Pvt. Ltd. +91 7386460630